SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 11, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty eight minutes past five in the evening, with Mr. Chairman (Mr.Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ و الرسول فاتقوا اللہ و
اصلحوا ذات بینکم و اطیعوا اللہ و رسولہ ان کنتم مومنینO انما
المومنون الذین اذا ذکراللہ وجلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم ایتہ
زادتھم ایماناً و علیٰ ربھم یتوکلونO الذین یقیمون الصلوۃ و مما
رزقنھم ینفقون O اولئک ھم المومنون حقاً لھم درجٰت عند
ربھم و مغفرۃ و رزق کریمO

ترجمہ: شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (اے محمد! مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو ۔ مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر

جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے ۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں، یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لئے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے ۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: Announcement of panel of Presiding Officers.

In exercise of powers conferred by Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following Senators, in order of precedence, to form the panel of Presiding Officers for this session of the Senate :-

1) Mr. Muhammad Akram Zaki;

2) Qazi Muhammad Anwar;

3) Mr. Muhammad Zafar.

Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ سردار منصور احمد خان لغاری صاحب نے ذاتی وجوہات کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مخدوم جاوید ہاشمی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بیرون ملک سرکاری دورے پر ہیں اس لئے مورخہ 11 تا 16 مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔

ممبران نظر نہیں آ رہے ، کہاں گئے ہیں سارے آج ؟ چوہدری (شجاعت حسین) صاحب

کوئی پتہ ہے آپ کو کدھر ہیں یہ ممبران ۔

راجہ نادر پرویز ۔ جناب اپوزیشن کے ممبران موجود نہیں ہیں ، ہم وزراء تو یہاں موجود ہیں اور تیار ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ جی آفتاب شیخ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین ! پوائنٹ آف آرڈر پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات تو صحیح نہیں لگتی ہے۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ ہاؤس کی کارروائی چلے گی کیسے جب کورم نہیں ہے ہاؤس میں ۔ صرف تین سینیٹرز ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ اگر سابقہ سینیٹروں کو بھی گننا ہے تو چوہدری شجاعت صاحب بھی ہیں ۔ کورم کی گھنٹی بجائیں جی ۔

(پانچ منٹ کے لئے کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: The House is in quorum. Yes, Aitzaz Ahsan.

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, I am on a point of order. I want to particularly deprecate those Senators who were present from the Treasury Benches and who left while the bell was ringing.

Mr. Chairman: OK.

اب اعتزاز صاحب کیا کرنا ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن : جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ آپ کے چیمبر میں بات ہوئی ہے۔ I was on flight but آپ کے چیمبر میں جو بات ہوئی ہے apparently اس میں آج شاید لاء اینڈ آرڈر کو take up کرنا ہے۔ and the incident on Parliamentarians اس کے بارے میں ہے چونکہ چوہدری شجاعت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

But I think since quite fairly the earliest flight I could take after the High Court today was one that made me missed that meeting, Safdar has represented us

تو صفدر صاحب اگر یہ بات بتائیں گے تو......

جناب چیئرمین : جی صفدر عباسی صاحب۔

جناب محمد زاہد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : جی زاہد خان صاحب۔

POINT OF ORDER : DESTRUCTION OF POPPY CROP.

جناب چیئرمین : فرمائیے جناب زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان ، جناب چیئرمین، پہلے اجلاس میں دیر کے متعلق میں نے پوائنٹ اٹھایا تھا جس پر آپ کے چیمبر میں بات بھی ہوگئی تھی ۔ وہ عباسی صاحب نے ٹھیک کہا کہ وزیر داخلہ کے حکم پر کوئی کام ہوتا ہی نہیں ہے۔ افسوس کی بات ہے ۔ میری اور ان کی commitment آپ کے سامنے ہوئی تھی کہ دیر میں جو فورسز بھیجی ہیں ان کو واپس بلا لیں گے۔ دوسرا وہاں جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان کو رہا کیا جائے گا اور تیسرا یہ کہ پرائم منسٹر باہر گئے ہوئے ہیں، جونہی وہ آئیں گے ہم ان سے وقت لے لیں گے اور وہاں پر ان لوگوں کو معاوضہ دینے کے لئے بات چیت کریں گے۔ پوست کی فصل تو تلف کر دی گئی ہے وہاں اب بھی، آج مشرق اخبار کی رپورٹ ہے کہ اور فورسز بھیج دی گئی ہیں اور علاقے میں وہ سرکشی کر رہے ہیں۔ اب وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ کیا وہ commitments غلط تھیں یا اس پر عمل نہیں ہوا ۔ اس کی وجوہات کیا ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کی حالت کس طرح درست ہوگی جب آپ لوگ خود کبھی ایک جگہ پر چڑھائی کریں گے کبھی دوسری جگہ پر چڑھائی کریں گے۔ اس کا نتیجہ یہی نکلے گا جو مری میں ہوا ہے۔ آج دیر میں پھر ایسا ہوا تو اس سے بہت زیادہ خرابی ہوگی اور اس کی ذمہ داری صرف اور صرف حکومت پر ہوگی ۔ وزیر داخلہ بتائیں کہ کیا ان کی بات نہیں مانی گئی یا اس نے زحمت نہیں کی کسی سے بات کرنے کی ۔ یا پرائم منسٹر سے یا پراونشل گورنمنٹ سے یا چیف منسٹر سے۔ میں پھواڑی میں ہائی سکول میں گیا۔ وہاں پر ایف سی اندر ہے اور سکول کے بچوں کو رخصتی پر بھیج دیا گیا ہے ۔ سکول بند ہے کتنے عرصے سے ایک مہینے سے۔ ان بیچارے بچوں کا کیا قصور ہے جن کی پڑھائی میں خلل پڑا ہے ۔ اب ان کے امتحانات

آئیں گے ، تو وہ کیا کریں گے۔ ہائی سکول میں فورسز بیٹھی ہوئی ہیں اور بچے آوارہ پھر رہے ہیں کیونکہ سکول میں جگہ نہیں ہے۔ کیا یہ حکومت چلانے کا طریقہ ہے ، سکول بند کردیں اس میں فورسز بٹھا دیں، اور بچے باہر پھریں۔ لہذا جناب چیئرمین! آپ کے سامنے ، آپ کے چیمبر میں، میرے ساتھ commitment کی گئی ۔ یہ جتائیں کہ اس پر ابھی تک کیوں عمل نہیں ہوا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی جناب قاضی انور صاحب آپ بھی اسی پر کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir, this situation is very serious. It has been reported even in the newspapers. And the situation is so alarming. These are the areas where every citizen owns weapon.

ان کے weapons سے superior weapons لوگوں کے پاس ہیں۔ یہ گئے ہیں وہاں operation کرنے کے لئے ۔ جتنی گورنمنٹ بلڈنگز ہیں ان میں FC اور مالاکنڈ ہے اور کہا یہ جا رہا ہے کہ جی poppy crop کو destroy کرنے کا operation ہے۔ جناب یہ poppy crop لوگ شوقیہ کاشت نہیں کرتے ۔ لوگوں کی وہاں چھوٹی چھوٹی ہولڈنگز ہیں۔ ان ہولڈنگز میں اگر وہ گندم کاشت کریں تو اسی روپے کی گندم پیدا نہیں ہوتی۔ poppy crop cultivate کریں تو that gives them 10 thousand, 20 thousand مسئلہ صرف یہ تھا کہ it was a question of survival, صرف اسی لئے زاہد نے یہ دی تھی suggestion یا ان کو کوئی پیسے give them employment دیں and you purchase it, purchase this poppy crop and destroy it جو آپ کرنا چاہتے ہیں you purchase the standing poppy crop وہ جناب یہ تجویز تھی اور یہ بڑی sensible تجویز تھی کہ آپ خریدیں اور اس کو ضائع کر دیں ۔ انہوں نے کہا نہیں جی ہم poppy crop کو بزور اپنے state authority سے action destroy سے state authority کریں گے۔ جناب یہ state authority جاتے جاتے کہیں ایسی جگہ پہنچ جائے گی where there will be no point of return for them.

Sir, warn them, they should think over it, وہ area, on one side is Afghanistan, they know it and Taliban on that side, they are cultivating وہ بھی تو cultivate کر رہے ہیں۔ اس وقت سب سے زیادہ poppy crop جہاں cultivate ہوتی ہے that is Afghanistan, and the area controlled by Taliban کیونکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حرام نہیں ہے

یہ ۔ انہوں نے فتوی دیا ہے کہ یہ فصل ہے بالکل اسی طرح جس طرح گندم اور جوار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری فصل ہے cash crop ہے we will cultivate it, I am not going to the merit or demerit of the Fatwah وہ ٹھیک ہے یا غلط ہے اپنی جگہ ہے میں یہ کہہ رہا ہوں

the sensitive area on one side is Afghanistan and this side is the trible area Bajore, Federally Administered/Controlled Area and, sir, everybody in this area possesses weapon, they may not have food but they have the weapons. If it comes to altercation, then it will have to be seen who has the superior weapons and who knows the better use of weapons. In an area which is a hill track

میدان بھی نہیں ہے۔ اپنے آپ کو کیوں ٹیسٹ میں ڈالتے ہیں۔ اپنے آپ کو کیوں اس جگہ لے جانا چاہتے ہیں جہاں سے واپسی نہ ہو ۔ why do you use the State authority on your own people. کوئی بھی فوج ، کوئی بھی پولیس اپنے لوگوں پہ تشدد کرکے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ You have seen it in Bangladesh. Why do not you take the lesson from the history and then we had to surrender 90 thousand. اس سے سبق کیوں نہیں سیکھتے ۔ why you are using the same operation here and there everyday. Therefore, there is a time now to think over it. اور آسان یہ ہے کہ ان کو compensate کرو۔ وہ poppy crop جو standing ہے اسے purchase کریں ۔ Send a Commission ایک کمیشن بھیجیں جو اس کی قیمت کا تعین کرے ۔ فی کنال کا کہ کنال کے ہم اتنے پیسے دیں گے۔ ان لوگوں کے پاس ایکڑز نہیں ہیں، کسی کے پاس دو کنال ہے، کسی کی تین کنال ہے۔

That is the reason they cultivate poppy becaue that is the cash crop and that gives the money. So they should just evaluate the value, pay the value and then destroy it.

پھر ان کی مرضی جو اس کا کرتے ہیں کریں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی ۔ جی حاجی دلاور صاحب۔

حاجی دلاور خان : شکریہ جناب چیئرمین، حاجی صاحب نے جو بات کی ہے وہ ہماری دل

کی بات ہے۔ اب یہ مسئلہ صرف مہمند ایجنسی کا نہیں ہے ' باجوڑ تک آگیا ہے۔ مہمند ایجنسی کو انہوں نے چھوڑا ہے۔ گزشتہ مہینے کی 27 تاریخ کو زاہد خان اور دوسرے بھائیوں نے ہماری ایجنسی کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ جب وہ یہاں تقریر کرتے ہیں تو وہ مسئلہ وہاں پر زیادہ گرم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا یہاں پر گھر نہیں ہے ' وہ سمجھتا ہے کہ وہ بکتا ہے اور اس پر کوئی عمل نہیں ہوتا ہے۔ آپ یقین کریں کہ اس علاقے میں نہ کوئی پیسہ دیا گیا ہے ' نہ ان کو تسلی دی ہے' نہ معاوضہ دیا ہے۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کے لئے کمیٹی بنائیں تا کہ وہ جا کر ان کا موقع دیکھیں ' جو بیچاروں کی افیون کاٹی ہے ' ٹھیک ہے' دو ہزار کنال' ایک ہزار ایکڑ ' کم از کم وہ دیکھیں کہ لوگوں کی زندگی کیسے گزر رہی ہے۔

آپ یقین کریں جو اللہ تعالٰی کی طرف سے ان کو بارش کا پانی ملتا ہے وہ مل رہا ہے۔ حکومت کیطرف سے کوئی چیز وہاں پر نہیں ہے' نہ سکول ' نہ ہسپتال' نہ بجلی۔ ایک سڑک گئی ہے وہ بھی ناکافی ہے' اور پیسہ ضائع ہوا ہے۔ کوئی ایسی چیز حکومت کی نہیں ہے کہ اس کو جائیں کہ آپ کے لئے ہم نے یہ کیا ہے۔ ابھی تک کچھ نہیں ہے کیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین ہم مسلمان ہیں' پاکستانی ہیں' پاکستان کے لئے ہم نے قربانی دی ہے۔ کم از کم ہمارے ساتھ اتنا ظلم تو نہ کریں کہ ملیشیاء جو ایف سی ہے وہ تقریباً چار پانچ ہزار کی تعداد میں جا کر وہاں پر بکتر بند گاڑی' ٹینک ' توپ استعمال کر رہا ہے ' آپ یقین کریں ' میں نے بار بار یہ کہا ہے کہ فوج پر جتنا خرچ ہو رہا ہے ' یہ پیسے ان بیچاروں کو دے دو تو خود اپنی مرضی سے فصل ضائع کردیں گے لیکن ہماری سنتا کوئی نہیں ہے۔ ہم یہاں پر روتے ہیں اور ہماری آواز' اور ہماری پکار وہاں پر نہیں جاتی ہے۔ اس لئے پتہ نہیں ہے کہ ہم ایسے ہی ممبر بنے ہوئے ہیں۔ اس دفعہ ممبر تو ممبر ہے ہی نہیں' میں کہتا ہوں کچھ بھی نہیں ہے ' اس لئے کہ کوئی ہمیں ممبر نہیں سمجھتا ہے۔ جو کوئی علاقے میں آپریشن کر رہا ہے وہ وہاں کے ممبران یا وہاں کے مشیران یا وہاں کے زمیندار سے نہیں پوچھتا کہ آجاؤ ' بیٹھو ' ہم یہ مسئلہ طے کر رہے ہیں۔ یہاں کے قبائل زیادتی کر رہے ہیں۔ آؤ اس کے لئے کوئی بات کریں۔ نہیں۔ ڈکٹیٹر شپ ہے۔ رات کو فیصلہ کرتے ہیں صبح کو فوج بھیجتے ہیں اور قبائل کا خانہ خراب کرتے ہیں۔ یہ بڑی افسوس کی بات ہے' ہم تو پاکستانی ہیں۔ ہم نے تو پاکستان کے لیے قربانی دی ہے اور دے رہے ہیں۔ کم از کم چودہ میل سرحد پر قبائل ابھی بھی وہاں ڈیوٹی کر رہے ہیں اور آپ کی فوج وہاں کوئی help نہیں کرتی۔ جناب آپ کو پتا

ہے جو آج تک خصوصاً مہمند ایجنسی پر اتنا مارشل لاء لگا ہوا ہے' وزیر داخلہ صاحب سن رہے ہیں۔ ایسا مارشل لاء کافروں پر بھی نہیں لگتا ہے۔ آپ یقین کریں وہ نہ ممبر پہچانتے ہیں اور نہ ایم این اے کو پہچانتے ہیں۔ مہمند ایجنسی کا ملیشیا جو FC ہے وہ چترال سے لائے ہیں۔ ان کی زبان بھی مہمند ایجنسی کے عوام نہیں سمجھتے ہے۔ چترال کے سکاؤٹ مہمند ایجنسی کی زبان بھی نہیں سمجھتے ہیں۔ ایک دن انہوں نے مجھے کھڑا کیا تو صوبیدار صاحب نے سیٹی ماری۔ اس نے ہمیں اس سیٹی' پر چھوڑا ہے۔ سکاؤٹ جو نیچے بیرک میں ہے اس کو اوپر سے سیٹی ماری کہ خیر ہے ' کوئی سفید پوش ہے ۔ اس دن میں دوبارہ گیا ہوں تو پھر روک دیا ہے' اسی دن پھر شام کے وقت میں گیا ہوں ۔ ہمارا تو وہ علاقہ ہے ہم دس دفعہ بھی جا سکتے ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سائیڈ پہ گاڑی کھڑی کرو' خیر میں نے وہ بات سنی نہیں اور میں چلا گیا۔ خدا کے لئے جو سکاؤٹ لگاتے ہو قبائلی علاقوں میں تو قبائل لگاؤ جو ہماری زبان سمجھتے ہوں۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کے لئے کمیٹی بنائیں تاکہ قبائلیوں کو تسلی ہو۔ اس کا جو مناسب معاوضہ کمیٹی مقرر کرے ۔ انشاء اللہ ہم اس کے شکر گزار ہوں گے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم بات کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ آپ یقین کریں ہم قوم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ممبر ہیں ' سینیٹر ہیں آپ نے قوم کے لئے کیا کیا ہے۔ ہم نے اس قوم کے لئے کچھ نہیں کیا ہے۔ وہ بے چارے رو رہے ہیں۔ خدا کے لئے میں اس ہاؤس کو کہتا ہوں ہمارے لئے کمیٹی بناؤ اور ہمارے حالات دیکھیں' ہماری تکالیف دیکھیں۔ ایک افیون نہیں ہے اس میں ایک دو تین مسئلے اور خطرناک ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے' مہربانی۔

جناب چیئرمین۔ شفقت صاحب اسی پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ ایک point of order ختم ہو تو دوسرا شروع کریں گے ۔

جناب شفقت محمود۔ جناب میں اسی پر مختصراً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تاثر نہ ہو کہ یہ مسئلہ صرف Frontier کا ہے یا یہ مسئلہ صرف اے این پی یا فاٹا کی طرف سے اٹھایا جا رہا ہے۔ اس لئے میں اس پہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے عوام بے چارے حق بجانب ہیں سینیٹر صاحب کو یہ کہنے کے لئے کہ جی آپ تو سینیٹر ہیں آپ کیوں کچھ نہیں کرتے۔ ان کو پتا نہیں ہے کہ یہاں تو سینیٹروں کے' پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے سر پھاڑے جاتے ہیں اور اس پہ بھی کچھ

نہیں ہوتا۔ بہرحال گزارش یہ ہے کہ یہ یاد رکھا جائے اور آئندہ بھی انشاء اللہ وقت آئے گا۔ جناب اتنا آسان مسئلہ نہیں ہے کہ ہر مسئلے کے اوپر صرف بندوق کی گولی سے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ یقیناً یہ مسئلہ ہے کہ پوست کی کاشت کا ہماری معیشت میں ، ہماری society میں اس کا ایک اثر پڑ رہا ہے، بین الاقوامی طور پہ اثر پڑ رہا ہے اور اس کو ختم کرنا ضروری ہے لیکن یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ یہ اس طرح کا مسئلہ نہیں ہے کہ آپ FC وہاں بھیج دیں ، پولیس وہاں بھیج دیں، فوج وہاں بھیج دیں لوگوں کو ماریں پیٹیں ان کو گھروں سے باہر نکالیں۔ ان کی عورتوں کو، ان کے بچوں کو خراب کریں۔ اس طریقے سے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ جناب آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے آٹھ دس سال پہلے گدون میں ایک project شروع کیا گیا تھا اور وہ project اس طریقے سے شروع کیا گیا تھا کہ جن علاقوں میں یہ کاشت ہوتی ہے۔ وہاں لوگوں کو متبادل روز گار فراہم کیا جائے اور جو کاشت ہے اس کو بھی تبدیل کرنے کا طریقہ سکھایا جائے اور بتدریج اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ لیکن لگتا یہ ہے جتنی پہلے پلاننگ تھی یا سوچ تھی وہ بدل چکی ہے۔

صرف پاکستان میں نہیں ساری دنیا میں ،جہاں جہاں یہ مسائل ہیں ان کو ایک جامع طریقے سے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ جناب یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ وہاں پر فوج بھیج دی جائے ،ایف سی بھیج دی جائے اور لوگوں کو مارا پیٹا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن جذبات کا یہاں اظہار کیا گیا ہے اس کی شدت کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور جو علاقہ ،جس خطے میں یہ ہے اس کی نازک حیثیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے ۔ اگر اسی طریقے سے باقی حالات کا، جن کے بارے میں ہم بعد میں ذکر کریں گے، باقی مسائل کا حل سوچا گیا اور اسی طریقے سے فوج کشی یا پولیس کشی کی گئی تو اس طرح مسائل کا حل نہیں ہوگا ۔ اسلئے میں بھی استدعا کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر غور کیا جائے اور اس کو سختی کی بجائے کسی ایسے طریقے سے حل کیا جائے کہ مسئلہ بھی حل ہو جائے اور عوام کو تکلیف اور جو کچھ ہو رہا ہے وہاں پر، وہ بھی نہ ہو۔ بہت مہربانی جناب

جناب چیئرمین۔ جی اسی مسئلے پر آپ بھی کچھ کہنا چاہ رہے ہیں ۔ جی انور کمال صاحب ۔

جناب انور کمال خان مروت۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کروں گا بلکہ ایک نکتے پر جو کہ میرے دوست قاضی صاحب نے فرمایا کہ روایتاً" دیر اور فاٹا

ایریاز میں پوست کی کاشت ہوتی رہتی ہے۔ اس سے پہلے بھی ان علاقوں میں یہ کاشت ہوتی رہی ہے لیکن میرے خیال میں جو نکتہ انہوں نے اٹھایا کہ ہم بھی یہ نہیں چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ اپنے ہی عوام پر، کسی بھی صورت میں ان کے خلاف بندوق اٹھائے یا کوئی ایسا قدم اٹھائے جس سے عوام میں بے چینی پیدا ہو لیکن ایک چیز سے میں اتفاق قطعاً" نہیں کروں گا کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ گورنمنٹ پوست کی کاشت کو، جو لوگ وہاں پر روایتاً" traditionally کر رہے ہیں، ان کو قیمتاً" خریدیں۔ اگر یہ سلسلہ شروع ہوا تو جناب والا آپ جتنے بھی صوبہ سرحد کے ایریاز ہیں ڈی آئی خان سے لے کر چترال تک، اگر ان لوگوں کو یہ احساس ہوا کہ گورنمنٹ آج پوست کی کاشت خرید رہی ہے تو میرے خیال میں وہاں پر تمام لوگ گندم کاشت کرنا چھوڑ دیں گے، تمباکو کاشت کرنا چھوڑدیں گے اور چنا کاشت کرنا چھوڑ دیں گے۔ وہ تمام لوگ وہاں پر پوست اور افیون کی کاشت کرنا شروع کر دیں گے۔ یہ میرے دوست نے فرمایا کہ اس کا متبادل کوئی انتظام کرنا چاہیئے۔ اس سے پیشتر بھی گدون آمان زئی کے علاقے میں افیون کی کاشت ہوا کرتی تھی۔ وہاں پر ایک Industrial Zone قائم ہوا اور میرے خیال میں خدا کے فضل سے آجکل وہاں پر ایک انچ زمین پر افیون کی کاشت نہیں ہوتی ہے۔

ایسے ہی آپ دیر کے علاقے میں جائیں جہاں پر عدین زئی کا علاقہ ہے۔ وہاں پر پوست کی کاشت ہوا کرتی تھی لیکن انہوں نے وہاں پر افیون ختم کر دی ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کے لئے ایک ناسور ہے۔ جہاں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ ان لوگوں کے خلاف ایکشن کرتی ہے ہمیں اسے condemn کرنا چاہیئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے اسکا کوئی حل ہو۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ وہ بھی ہمارے عوام ہیں۔ ان کے خلاف کوئی جارحانہ عزائم گورنمنٹ کے نہ ہیں اور نہ ہوں گے لیکن اس چیز کا کوئی ایسا حل تلاش کیا جائے تاکہ ان کو روزگار فراہم کیا جائے۔ میرے خیال میں یہ ایک بہتر طریقہ ہوگا، نہ کہ یہ کہ آپ ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کو کہیں کہ آپ افیون کاشت کریں اور گورنمنٹ پھر مجبوراً" اس کو اپنی قیمت پر خریدے۔ تو میرے خیال میں اس طرح تو تمام صوبہ سرحد میں افیون کی کاشت شروع ہوجائے گی and there will be no end to it. Thank you sir.

جناب چیئرمین۔ جی حبیب جالب صاحب۔ جی آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں قاضی صاحب۔

قاضی محمد انور ۔ میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں

to meet the present situation. I will say that in the present situation, now there is a crop grown up. You are saying to this " Aiwan " to destroy it by the state authority. I am saying you do it. But first pay them the compensation of their crop.

Mr. Chairman: Let me. Just one time

آپ کہہ رہے ہیں کہ ایک وقت میں آئندہ نہیں

Qazi Muhammad Anwar: One time. I am suggesting only one time. I am saying the present crop. I am not ... Sir.

ابھی شفقت صاحب نے بتایا کہ صوابی میں جب پہلے اپریشن ہوا ، گدون کا

about one dozen people were killed and then they said let's sort it out, after killing people, then a commission was found. And it is that commission which recommended that

کہ آپ یہاں انڈسٹریز بنائیں and that was aided by different foreign agencies, and

gave them incentive. گدون انڈسٹریل اسٹیٹ بنی ' incentive دیا گیا ' بعد میں وہ incentive

اس لئے withdraw کیا گیا کہ کسی اور جگہ کا کارخانہ دار خفا ہوگیا جو طاقتور کارخانہ دار تھا۔ انہوں

نے کہا کہ why do you give this incentive to Gadoon Amazai نتیجہ یہ ہوا کہ

all those incentives were withdrawn and as a result of that withdrawal, those industrialists were not able to compete with Lahore and Gujranwala. And since they could not compete with Lahore and Gujranwala without incentives, so industry was closed.

جناب والا! یہ تجربہ ہو چکا ہے ۔ ہم کہتے ہیں کہ far reaching decisions should

be taken یا آپ وہاں industrialization کریں ' وہاں آپ کس چیز کی صنعت لگائیں گے ۔ Sir,

see the objective conditions of the area کہ وہاں پیدا کیا ہوتا ہے اس کی صنعت آپ

لگائیں ۔ وہاں کی جو ضروریات ہیں ان کے مطابق آپ وہاں صنعت لگائیں ۔ وہاں آپ نے سٹیل کی صنعت لگائی ہے اور جب وہ لاہور اور گوجرانوالہ کے کارخانہ داروں کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے ، وہ اتفاق فاؤنڈری کے ساتھ تو compete نہیں کر سکتا ۔ تو میری تجویز یہ ہے کہ

if you do this with state authority, this will give rise to another very ugly bloodshed. This I am anticipating that there will be bloodshed on both sides, not on one side. It will be on both sides. If they use force, there will be bloodshed. Let them note it.

Mr. Chairman: Mr. Habib Jalib.

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب والا! افیون یا پوست کی کاشت کو کسی بھی اسلامی ، انسانی اور اخلاقی بنیاد پر غربت یا کسی بھی حوالے سے جائز نہیں قرار دیا جا سکتا ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قرب وجوار میں اس کی کاشت وسیع پیمانے پر ہوتی ہے اور اس کے processing plants ہیں جن سے ہیروئن تک پیدا ہوتی ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان بالا میں کوئی بھی معزز رکن پوست یا پوپی کی کاشت کی حمایت نہیں کر سکتا ۔ کوئی بھی انسان اس کی حمایت نہیں کر سکتا ۔

جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے کہ اس کو کنٹرول کیسے کیا جائے ۔ اس وقت دنیا دیکھ رہی ہے کہ ہم پوست کی کاشت کی درپردہ حمایت کر رہے ہیں ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہاں کے نمائندے موجود ہیں اور کس طرح سے اس پوست کی کاشت کو روکا جائے اور اس کو curb کیا جائے ۔ اس کا بہترین طریقہ کار ایک تو یہ ہے کہ فوری طور پر کیا جائے اور ایک دور رس طریقہ کار ہے ۔ دور رس طریقہ کار یہ ہے کہ وہاں کی جو ضروریات ہیں ، خام مال اور سپلائی لائن وغیرہ کو مدنظر رکھ کر special industrial zone قائم کیا جائے تاکہ لوگوں کو روزگار کے کوئی ایسے متبادل ذرائع میسر ہوں جن سے وہ اس طرف نہ جا سکیں ۔ دوسری طرف فوری طریقہ کار یہ ہے کہ افیون یا پوست کی کاشت سے ان کو آمدنی زیادہ ہے ۔ آپ انہیں اگر فوری طور پر روزگار بھی دیں تو وہ processing plants ختم نہیں کریں گے ۔ ان processing plants کے اثرات مکران ڈویژن پر ہیں ۔ وہاں کے سات لاکھ افراد میں سے 35 per cent افراد ایسے ہیں جو

اس وقت افیون ، ہیروئن اور دوسری منشیات میں مبتلا ہو چکے ہیں اور ان علاقوں میں شراب بھی بن رہی ہے ۔ اس چیز کا مقابلہ کرنے کے لئے وہاں صرف تبلیغ کام نہیں دے رہی نہ وہاں اتنی ادویات میسر ہیں کہ اس چیز کا مقابلہ کیا جائے ۔ اس کا واحد طریقہ کار یہ ہے کہ وہاں کے نمائندوں کو اعتماد میں لے کر، وہاں کے بڑے لوگوں کو بٹھا کر ان کو سمجھایا جائے کہ کس طرح سے اس کو فوری طور پر ختم کیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ افغانستان میں اس کی کاشت کھلے عام ہو رہی ہے، کاشت کے فتوے دیئے گئے ہیں تو میں اس کا واحد حل یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان کسی بھی شکل میں افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بند کر دے ۔ اس وقت جو تین ملین سے زیادہ افغان مہاجرین یہاں موجود ہیں جو ڈرگ ٹریفکنگ میں ، ٹرانسپورٹیشن میں ، کاشت میں ملوث ہیں ان کو آپ واپس بھیج دیں اور وہاں کے اندرونی حالات میں مداخلت بند کر دیں تو میں نہیں سمجھتا کہ منشیات کی وباء یہاں زیادہ پھیل سکے گی۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہاں آپریشن کیا جائے یہ مناسب نہیں ہے۔

اس کا طریقہ میں نے بتایا ہے کہ وہاں کے نمائندوں کے ساتھ مل کر کوئی ایسا طریقہ کار اپنایا جائے جس سے اس فصل کو جتنا جلدی ہو سکے تلف کر دیا جائے۔ Compensation اس کی کاشت میں زیادہ competition پیدا کرے گی ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جی حاجی عبدالرحمٰن صاحب ۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ جناب چیئرمین ! پوست کی کاشت پر ہمارے دوستوں نے کافی تفصیلی بحث کی اور ہمارے حبیب جالب صاحب نے اس کو حرام گردانا ۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے یہ فتوے کیسے جاری کئے۔ اس طرح تو جو سے شراب بنتی ہے تو جو کی کاشت کو بھی بند کر دیا جائے ، انگور سے شراب بنتی ہے انگور کی کاشت کو بھی بند کر دیا جائے کیوں کہ اس سے شراب بنتی ہے اور دیگر نشہ آور چیزیں بنتی ہیں ۔ اس طرح تو کئی چیزیں ہیں ۔ اگر ہم گننے پر آئیں تو بے شمار ہیں لیکن ان کی جو اچھائیاں ہیں، ان کے جو فوائد ہیں، جو انسانیت کے لئے اچھی چیزیں ہیں ، ان سے انسانیت کی فلاح کے لئے جو چیزیں بنتی ہیں اور ان کا جو صحیح استعمال ہے ہمیں ان کو اسی طرح سے استعمال کرنا چاہیئے اور ان کے غلط استعمال کو روکنا

چاہیئے۔

میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ افیون تو وہاں کاشت کی جاتی ہے لیکن جو کیمیکل اس میں استعمال ہوتا ہے، یہ کون بناتا ہے؟ کیا یہ بھی دیر اور فاٹا میں بنتا ہے؟ کیا اس کی technology فاٹا میں یا دیر میں لوگوں نے develop کی ہے؟ جرمن اور امریکن لوگوں نے اس technology کو develop کیا ہے کیوں کہ ہمارے لوگ اتنے آگے نہیں تھے۔ یہ سب چیزیں وہی کر رہے ہیں جو شراب produce کر رہے ہیں، جو دوسری گندگیاں produce کروا رہے ہیں جو ہم import کرتے ہیں۔ جو ہمارے بچوں اور قوموں کو تباہ اور برباد کر رہے ہیں، ان پر تو ہم کوئی ایکشن نہیں لے رہے ہیں لیکن America کا حکم جب آ جاتا ہے تو بچوں اور عورتوں کو، سب کو گھروں سے نکال کر، ان کے گھروں کو مسمار کر کے کھلے آسمان تلے بارشوں اور برفوں میں ان کو رکھا جاتا ہے، کیوں کہ امریکہ کا حکم ہے کہ ہم افیون کی کاشت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ خدارا! اس کو ختم کرنے کے لئے کوئی اور طریقہ سوچیں۔ اس کے لئے کئی ایسے طریقے ہیں جن سے اس کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس کا جو غلط استعمال ہے اس کو روکا بھی جا سکتا ہے۔ اس وقت قبائلی علاقے میں کوئی ایسی فیکٹری ہمارے علم میں نہیں کہ وہ ہماری ایجنسیوں میں ہو جس میں ہیروئن بن رہی ہو۔ یہ وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ ہمیں بتائیں۔ ابھی افغانستان کے بارڈر پر ہیروئن بنانے کی فیکٹری پچھلے مہینے کسی نے بنائی تھی، اس آدمی اور اس فیکٹری تمام کو ہم نے گورنمنٹ کے حوالے کر دیا۔ ہم وہاں اس قسم کی چیزوں کو نہیں چھوڑتے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم انسانیت کو خراب کریں۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان صرف اپنے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے سوچتا ہے۔ ہم جیسے ان کے لئے سوچتے ہیں ان کو بھی چاہیئے کہ وہ اسی طرح ہمارے بچوں کا سوچیں اور اس بلا سے یا اس عذاب سے نجات کے لئے ہمارے ساتھ بیٹھ کر کوئی راستہ، کوئی طریقہ نکالیں کہ اس سے ہمیں کیسے نجات ملے، کیسے ان لوگوں کو کوئی متبادل روزگار ملے۔ یہ محض ایسے نہیں ہے کہ کوئی امریکہ والا آ کر ہم پر بمباری کرے اور گھروں کو مسمار کرے۔ ہم سوچتے ہیں کہ ہم پاکستانی ہیں، ہم مسلمان ہیں لیکن ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ پچھلی دفعہ بھی ہم نے یہی عرض کی تھی۔ ہم تو پھر بھی یہی سوچتے ہیں لیکن ہماری آئندہ نسلوں کے ذہنوں میں اس ملک کے خلاف نفرتیں نہ پھیل جائیں۔ ان کو کوئی روزگار مہیا نہیں کیا جا رہا۔ اگر وہ کھانے کے لئے آٹے کی بوری لے

جاتے ہیں تو وہ لے جانے نہیں دیا جاتا ۔ وہ اگر ایک گائے خریدتے ہیں اپنے دودھ کے لئے تو اس کو لے جانے نہیں دیا جا رہا۔ وہ اگر پکانے کے لئے کوئی خاشاک لے جا رہے ہیں تو ان کو لے جانے نہیں دیا جا رہا۔ وہ اگر کسی مریض کو ہسپتال لے جاتے ہیں تو ان پر پیچھے سے فائر کرکے مارا جا رہا ہے۔ ہم نے ان سے کئی بار عرض کی ، وزیر داخلہ صاحب سے بھی عرض کی ، وزیر اعظم صاحب سے بھی عرض کی کہ خدا کے لئے جو مارشل لاء فاٹا میں لگایا ہوا ہے ، جس طریقے سے آپ ان لوگوں کو ٹریٹ کر رہے ہیں، جس طرح کا سلوک آپ ان کے ساتھ کر رہے ہیں، خدا کے لئے اس سے ذرا اجتناب کریں۔

آپ کہتے ہیں کہ اسمگلنگ ہو رہی ہے ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کتنے سال، دو سال نہیں تین سال، پیپلز پارٹی کے دور سے لے کر آج تک انہوں نے جو F.C. deploy کی ہے اور کسٹم ایکٹ وہاں لاگو کیا ہے، انہوں نے کتنا مال پکڑا ہے۔ کون سی چیز ہماری پاکستان کی مارکیٹوں میں available نہیں ہے۔ کون سی باڑہ مارکیٹ میں ، پنڈی کی باڑہ مارکیٹ میں ، لاہور کی باڑہ مارکیٹ میں ، آپ نوشہرہ میں جا کر دیکھیں کہ پاکستان کی سب سے بڑی مارکیٹ وہاں پر بنی ہے، کوئی مال کم ہوا ہے، کوئی ریٹ زیادہ ہوئے ہیں، کیا کوئی ایسی چیز ہے جو نہیں مل رہی ہے۔ یہ کون لا رہے ہیں، کیا وہ بھی قبائل لا رہے ہیں۔ قبائل تو چلو وہاں تک لے آئیں گے اپنے بارڈر تک، بارڈر سے آگے کون لا رہا ہے۔ آپ اگر دوبئی میں مال خریدتے ہیں تو وہیں سے آپ کو کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ اس کی ضمانت ہم سے لے لیں اور یہ مال اگر آپ کو لاہور میں چاہیئے یا کراچی میں چاہیئے تو میں پہنچادوں گا اور جب پہنچادوں گا container تو اس وقت مجھے اس کا کرایہ اور پیسے دے دیں۔ وہ ذمہ داری لیتے ہیں۔ وہ کون لوگ ہیں، کیا وہ ہم لوگ ہیں۔ بدنام تو پورے قبائل ہیں ، بدنام ہم لوگ ہیں کہ جی ہم نے اس ملک کو ڈبویا بلکہ پوری انڈسٹری کو ہم نے تباہ کیا۔ آپ خدا کے لئے خود کوئی کمیٹی بنائیں۔ آئیں ہم آپ کو بتاتے ہیں، آپ ان لوگوں کی حالت کو دیکھیں، آپ ان لوگوں کے روزگار کو دیکھیں، وہاں کی سمگلنگ کو دیکھیں کہ وہ کیسے ہو رہی ہے۔ ہم آپ کو وہاں لے جاتے ہیں اور آپ کو اپنی آنکھوں سے دکھاتے ہیں کہ کیسے اور کون کر رہا ہے۔ خدا کے لئے چیئرمین صاحب! کئی دفعہ عرض کیا اور اب تو ہم کہتے کہتے بھی تنگ آگئے ہیں، پچھلی حکومتوں سے لے کر ابھی تک ان پچاس سالوں میں قبائل کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، ان کو جس حالت میں رکھا گیا ہے، ان کے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں روزگار کے

لئے کہ آپ کو دوسرے ممالک کی سطح پر لائیں گے، وہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ اپنا جو ان کا روزگار ہے اس سے بھی روکا جا رہا ہے۔اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے لئے ان چیزوں کو بیٹھ کر حل کریں۔ کوئی کمیٹی تشکیل دیں ، آپ تشکیل دیں تاکہ اس کا کوئی حل نکلے۔ اس طرح بار بار کہنے سے تو کچھ نہیں ہوتا۔ آپ سے بار بار ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے لئے آپ کوئی ایک کمیٹی تشکیل دیں تاکہ ہمارے مسائل کا کچھ تو حل نکلے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی جناب حافظ فضل محمد صاحب۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر: جناب انہوں نے تو صرف زبانی جمع خرچ کرنی ہے، سنی ان سنی کرنی ہے اور حسب معمول اپنی روایات پر قائم رہتے ہوئے وزیر داخلہ نے اور حکومت نے یہی کہنا ہے کہ ہم ان کی شکایات پر غور کریں گے اور غور پتہ نہیں کب تک کرتے رہیں گے اور ان کی شکایات ویسی کی ویسی قائم و دائم رہیں گی۔ اس لئے میں چاہ رہا ہوں کہ یہ بحث wind up ہو تاکہ دوسرے اہم نکات پر بھی ہم بات کریں۔

جناب چیئرمین: ایک point of order ختم ہوجائے تو پھر دوسرے پر بات کریں گے۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ فضل محمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین شکریہ ۔ فاٹا کے حوالے سے جو مسائل آپ کے سامنے ہیں ، جناب عالی ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ، بار بار اس کا تذکرہ مختلف عنوانات، مختلف الفاظ میں وہاں کے نمائندوں نے اور دوسرے ساتھیوں نے اس مقدمے کو اس ایوان میں پیش کیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ یہ سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں کہ یہ حزب اختلاف والے ہیں یا حزب اقتدار والے ہیں۔ یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے اور یہ اٹل حقیقت ہے کہ عوام کے ساتھ جب حکومت کی لڑائی ہوتی ہے تو کبھی بھی حکومت جیتتی نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ شکست کھا جاتی ہے۔ افغانستان اس کی مثال ہے اور بنگلہ دیش اس کی مثال ہے اور دنیا جہاں میں بہت سی اس قسم کی امثال موجود ہیں تاریخ میں کہ جب فوج عوام کے مقابلے پر اتر آتی ہے تو فوج شکست ضرور کھا جاتی ہے اور پھر یہ تو اپنے عوام ہیں اور پھر اس پر تو سب کے سب متفق ہیں حکومت والے بھی اور حزب اختلاف والے بھی ، آزاد ارکان

بھی اور پاکستان کے جتنے سیاستدان اور دانشور ہیں کہ وہاں متبادل روزگار ہو، نعم البدل ہو۔ یہ بات بالکل غلط ہے، اگرچہ ہمارے کچھ معزز ساتھیوں نے اس کو کوئی اور رنگ دینے کی کوشش کی ہے۔ جب بھی یہاں کوئی مسئلہ شروع ہوتا ہے تو وہ اس کو افغانستان لے جاتے ہیں۔ افغانستان والوں نے بھی قطعاً یہ فتویٰ نہیں دیا ہے کہ یہ جائز ہے بلکہ انہوں نے جو فتویٰ دیا ہے وہ یہ ہے کہ کیوں کہ اس کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں ہے اور یہ حقیقی، فطری اور منطقی بات ہے کہ سینکڑوں اس قسم کی دوائیاں ہیں جن میں یہی چیز استعمال ہوتی ہے، " ایک محدود پیمانے پر گورنمنٹ کی نگرانی میں ان دوائیوں کے لئے جس مخصوص مقدار کی ضرورت پڑتی ہے اس کی کاشت جائز ہے"۔

اس کا کاروبار اور لوگوں کی زندگی تباہ کرنا، یہ نہ اسلام ہے، نہ انسانیت ہے، نہ کوئی اس کا فتویٰ دے سکتا ہے اور ایسی بات بالکل غلط ہے لیکن دوائیوں کی حد تک یہ جائز ہے۔ شریعت نے اس کے لئے یہی طریقہ نکالا ہے تاکہ یہ کاروبار بھی نہ بنے اور اس زہر سے زندگیاں بھی تباہ نہ ہوں۔

جناب والا! وہ لوگ ہمارے ملک کے باشندے ہیں اور انہوں نے ہر لحاظ سے پاکستان کے لئے قربانیاں دی ہیں اور اب بھی دے رہے ہیں لیکن ہم بارڈر پر رہنے والے لوگوں کو اس طرح ملیا میٹ کرنا چاہتے ہیں۔ ایک اور عجیب بات ہے کہ یہ کاشت تو چند لوگوں نے کی ہے لیکن ان سب لوگوں کو سزا مل رہی ہے جن کی وہاں آمدورفت ہے۔ ان سب کو سزا مل رہی ہے اور ایف سی کو ان پر مسلط کر دیا ہے۔ اگر حکومت کا یہ ارادہ ہے کہ فوج کی ٹریننگ ہم سے کروائے تو خدا کے لئے ہمیں نہ مروایا جائے، اس کے لئے کشمیر کا میدان ہے، الجزائر کا، فلسطین کا میدان ہے۔ ان کو وہاں بھیج دیں لیکن ہمارے اپنے مسلمانوں کو ان سے نہ مروایا جائے جن کے خون پسینے سے یہ محلات بنے ہیں، جن کے خون پسینے کی کمائی ہم کھاتے پیتے ہیں، جس سے ہم اتنے سرخ و سفید ہو گئے ہیں اور ہم کاروں اور پجارو میں بیٹھتے ہیں لیکن یہ کتنے شرم کی بات ہے کہ ہم انہی لوگوں پر گولی چلاتے ہیں۔ ہمارے اپنے ملک کے ایک چوہدری صاحب ہیں جو وزیر داخلہ ہیں، وہ ان پر گولی چلاتے ہیں۔ چوہدری صاحب! یہ انداز سیاست نہیں ہے، یہ آپ کا اپنا فلسفہ چوہدراہٹ نہیں ہے، یہ پاکستان کی سیاست ہے۔ ملک کی حکمرانی کے لئے کچھ آداب ہونے چاہئیں۔ پہلے حکمرانی کے آداب سیکھو پھر وزیر داخلہ بنو۔ آپ نے ایک دفعہ بلوچستان میں ایسا تجربہ

کر لیا۔ اب آپ فاٹا اور قبائل پر یہ تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ بہت ہی تلخ اور انتہائی خطرناک نتائج برآمد ہوں گے ۔ یہ ایک فطری بات ہے کہ تنگ آمد بجنگ آمد۔ ان کے انداز تو ہمیں معلوم ہیں کہ وہ دو جملوں میں سب کچھ ختم کر دیتے ہیں کہ بھئی کچھ نہیں ہوا ہے ۔

جناب والا! میں بذات خود آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ وہاں کے سینیٹرز حضرات کے ساتھ وہاں جائیں اور حالات کو دیکھیں کہ بوڑھوں ، بچوں اور عورتوں کے ساتھ ایف سی کیا کر رہی ہے اور پھر آپ ان کی رپورٹ کو سامنے رکھ لیں۔

جناب والا! یہ چوہدری صاحب ہیں ' یہ جب وہاں جاتے ہیں تو جو سرکاری yes-man ان کے پاس آتے ہیں وہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک بتاتے ہیں کہ یہاں کچھ بھی نہیں ہوا صرف چند شر پسند عناصر ہیں ۔ جناب والا ! ہمیں افسوس نہ ہوتا اگر یہ سب کچھ خود کرتے لیکن یہ تو امریکہ کا پاک آرڈر ہے جس کے تحت یہ سب کچھ کرا رہے ہیں کیوں کہ یہ ہیروئن وہاں جاتی ہے ۔ میں اس حوالے سے اس کے حق میں ہوں کہ انہوں نے عریانی اور فحاشی سے ہماری نسل کو تباہ کر دیا ہے ۔ ہماری نئی تہذیب کو تباہ کر دیا ۔ ہمارا ان سے جہاد ہے ' ہم ان سے لڑیں گے ۔ اگرچہ انسانیت کے حوالے سے ہم اس حق میں نہیں ہیں لیکن کیوں کہ وہ ہماری ثقافت و تہذیب ' کلچر اور مذہب اور عقیدت سب کچھ تباہ و برباد کر رہے ہیں تو ہمیں بھی وہی طریقہ واردات اپنانا چاہیے ۔ لیکن پھر بھی چلیں انسانیت کے حوالے سے اس مسئلے کو انہوں نے اٹھایا ہے۔ ہم اپیل کرتے ہیں خصوصاً آپ سے کہ آپ ان سینیٹروں کے ساتھ جائیں۔ آپ خود معائنہ کریں وہاں تو پھر ان کو بتائیں شاید ان کو کوئی سمجھ آ جائے ۔ اللہ کرے کہ ان کو کوئی سمجھ آ جائے۔

جناب چیئرمین: جی جناب خواجہ قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ عباسی صاحب آپ مجھے بھی تو بولنے دیں۔ آپ خود بولے ہیں ہمیں بھی تو بولنے دیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: آپ کا جناب ہمیشہ طریقہ یہ رہا ہے کہ کوئی بھی ایشو ہو۔۔۔

جناب چیئرمین: جی عباسی صاحب اس کے بعد wind up کرتا ہوں۔ I will wind up after this. O.K. جی آخری سپیکر۔ ڈاکٹر صاحب آپ بولیں گے تو پھر وہاں سے لوگ کہیں گے کہ ہم بھی بولیں گے۔

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, you had never allowed anybody to speak on behalf of the Government.

آپ ہمیشہ یہ کہتے رہے ہیں کہ منسٹر بولے گا۔

جناب چیئرمین: آپ ہمیشہ ایسی جنرل سٹیٹ منٹ دیتے رہتے ہیں۔ I have never done this, I have never done that... جی خواجہ قطب الدین صاحب۔ آپ نے خود اسے raise کیا ہے اب کہتے ہیں بحث نہ کروائیں اس پر۔ زاہد خان صاحب آپ نے ان سے مشورہ نہیں کیا تھا؟ جی خواجہ صاحب مختصر بات کریں لمبی بات نہ کریں۔

خواجہ قطب الدین: جناب اس subject کے اوپر پہلے بھی بڑی exhaustive discussion ہوئی اس ہاؤس میں اور یہ پوست یا poppy cultivation کی کاشت کے بارے میں جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ کوئی متبادل روزگار ان کے لئے مہیا کیا جائے۔ جہاں تک یہ بات ہے اس میں کوئی difference of opinion نہیں ہے لیکن poppy cultivation کا ایک multidimentional factor ہے جس کو پہلے بھی ہم نے بتایا کہ اس میں stages ہیں اور اس کے بعد یہ ultimate product heroin بن کے ابھرتی ہے اور یہ ایک international problem ہے۔ جس کے خلاف ساری دنیا ہے۔ ہم اس دنیا میں isolation میں exist نہیں کرتے۔ لوگ اپنا view express کررہے ہیں کہ وہاں لوگوں نے بہت کچھ کیا تو ہم اس کے return میں ان کو یہاں سے یہ export کریں۔ وہ اس بات کو بھول رہے ہیں کہ ہم خود اپنے ملک میں اپنے نوجوانوں کو اس لعنت سے کیسے بچا کر رکھیں۔ لاکھوں لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ اگر آپ کراچی کا ہی figure دیکھیں وہاں یونیورسٹیز کالجز اور یہاں سکولوں میں یہ چیز پھیل گئی ہے۔

اور ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جناب کیونکہ ہمارے پاس روزگار نہیں ہے۔ اس وجہ سے یہ allow کیا جائے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ ضرور ان کے روزگار کا بندوبست کرے۔ ابھی سینیٹر شفقت صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے اس proposition کو support کیا۔ مجھے افسوس

اس بات کا ہے کہ جب یہ اس حکومت میں تھے ان کو یہ پتہ نہیں کہ آپ کی حکومت نے بھی اس پوست کی کاشت کے خلاف کافی منصوبے بنائے تھے اور اسی طریقے سے ان پوست کی کاشت کو بلڈوز کیا گیا تھا۔ یہ public memory بڑی short ہے چھوٹی سی support لینے کے لئے یہ اس چیز کو support کرنا چاہ رہے ہیں۔ جناب میں آپ کو ایک بات یہ بتاتا ہوں کہ اگر حکومت اس چیز کے خلاف ایکشن نہیں لے گی۔ تو ہم اس international world میں isolate ہوں گے اور economically جو ایک global village اس وقت بن چکا ہے۔ اس میں ہماری economy بالکل تباہ ہو جائے گی۔

اس ایوان میں جناب مجھے حیرانی ہے کہ یہ باتیں ہوتی ہیں کہ ہم illegal قسم کی چیزوں کو legalize کریں۔ smuggling کو regularize کریں۔ میں افسوس کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اس ایوان میں ایسی suggestions آئی ہیں کہ smuggled گاڑیاں جو اس ملک میں موجود ہیں ان کے اوپر duties لے کر اس کو regularise کیا جائے۔ instead یہ کہنے کے کہ ان کو confiscate کیا جائے جو legally import کرنے والوں کے لئے ہے ---- میں یہ بات نہیں کررہا ہوں کہ کس طرف ہے۔ ہماری بات دراصل یہ ہے کہ The Rule of law should prevail اور جو سینیٹرز یہاں موجود ہیں کم ازکم انسانیت کے خلاف جو یہ جرم ہے، اس کے خلاف کبھی آواز نہ لگائیں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کبھی اسلامی فتوے کی بات کرتے ہیں اور کبھی necessity کی بات کرتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ اپنے ملک میں خود انگارے آپ پھیلا رہے ہیں اور یہ سوچ کر کہہ رہے ہیں کہ بیرون ملکوں کے اندر آپ یہ چیزیں export کر رہے ہیں کیونکہ ان کی چیزیں ہمارے پاس آکے ہمارے معاشرے کو خراب کر رہی ہیں۔

میں اس بات پہ بالکل agree کرتا ہوں کہ ان کو متبادل روزگار دیا جائے لیکن جناب اس ایوان میں ان illegal کاموں کو regularize کرنا، میں اس پہ total protest کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پلیز آرڈر، آرڈر۔

خواجہ قطب الدین: جہاں تک یہ proposals آتے ہیں یہ extend کیا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ گاڑیاں ملک میں آکے regularize ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: ختم کریں خواجہ صاحب کافی ہو گیا۔

خواجہ قطب الدین: جناب میں معافی چاہتاہوں کہ زور سے اس وجہ سے بولنا پڑا کہ یہ لوگ شور کررہے ہیں۔ ان میں یہ ظرف نہیں ہے کہ ہم جب تحمل سے سنتے ہیں تو ان کو بھی تحمل سے سننا چاہیئے۔ گدون امازئی کے بارے میں انہوں نے ہی misuse کیا اور اس کو فیل کیا۔

Mr. Chairman: Thank you very much.

ڈاکٹر صاحب اس پہ کافی ہو گئی ہے بات۔ بہت مختصر بات کریں۔

ڈاکٹر عبد الحئی بلوچ: جناب والا میں مختصر ہی بات کروں گا۔ دیکھیں میں سب سے پہلے اس معزز ایوان میں اس بات کو رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ چوتھی بار زیر بحث آ رہا ہے۔ اور اگر اس ایوان میں محض مسائل کو لانا ہے اور حکومت کی طرف سے محض رسمی جواب لینا ہے تو اس حوالے سے پارلیمنٹ کو جو رول ادا کرنا چاہیئے پھر وہ تو نہیں ہورہا ہے۔ یہ تو پھر وقت کا ضیاع ہے۔ اس پارلیمنٹ کے اندر اگر کسی مسئلے کو اٹھایا جائے اور اس مسئلے کی سنجیدگی بھی اتنی ہو، یعنی اس مسئلے کی سنجیدگی کا کس طرح احساس کریں کہ ریاستی قوت کس کے خلاف استعمال ہو رہی ہے، اپنے عوام کے خلاف۔ پھر یہ کمال دیکھیں جناب یہ سب جمہوری دور میں ہو رہا ہے۔

ہم جمہوریت کی بات کرتے نہیں تھکتے۔ پارلیمنٹ کی بات کرتے ہوئے نہیں تھکتے ، سیاسی حکومت کی بات کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ Mandate کی بات کرتے ہوئے نہیں تھکتے ۔ جب جمہوری لوگ ہیں، جمہوری معاشرہ ہے اور عوام کے مسائل ہیں توپھر ان کو ہم طاقت کے ذریعے حل کرنے کا راستہ کیوں اختیار کرتے ہیں۔ پھر جمہوری حکومت اور مارشل لاء کی حکومت میں کیا فرق ہے۔ اگر غیر جمہوری قوتیں طاقت کا سہارا لیتی ہیں تو ان کے پاس ایک جواز تو ہے کہ ہم عوام میں سے نہیں ہیں۔ جب ہمارا لوگوں سے تعلق نہیں ہے تو ان کے مسائل کیسے حل کریں۔ لیکن یہ جو طاقتور لوگ ہیں، جمہوریت کی بات کرتے ہیں ، مینڈیٹ کی بات کرتے ہیں، دو تہائی مینڈیٹ ، اگر وہ بھی طاقت کے ذریعے مسئلے حل کرنا شروع کردیں تو پھر عوام کہاں جائیں۔ کس طرح پارلیمنٹ کے اوپر لوگ اعتماد کریں گے۔ کیسے لوگ سمجھیں کہ پارلیمنٹ کے اندر ہمارے مسائل حل کیے جاتے ہیں۔ میں آپ کو دیانتداری سے کہہ رہا ہوں کہ اب تو عوام کے ذہنوں میں پارلیمنٹ کے بارے میں اتنے شکوک و شبہات ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ صرف مراعات لینے

جاتے ہیں، یہ اپنے پرمٹ بنانے جاتے ہیں؛ یہ اپنے پلاٹ بنانے جاتے ہیں؛ دولت بنانے جاتے ہیں۔ یہ کروڑ پتی، ارب پتی بننے جاتے ہیں۔ یہ کدھر ہمارے مسائل حل کرتے ہیں۔ اگر یہ خطرناک تاثر ملک کے چودہ کروڑ عوام کے اندر پیدا ہو کہ ان کے مسائل پارلیمنٹ میں حل نہیں ہونگے تو کونسا راستہ ہوگا۔ پارلیمنٹ کے باہر کا جو راستہ ہو گا؛ میں سمجھتا ہوں کہ وہ سب کے لئے تکلیف دہ ہوگا۔ یہ کیا ہم تاثر پیدا کر رہے ہیں۔ جناب والا! یہ مسئلہ چوتھی بار سینٹ میں زیر بحث آرہا ہے۔ آخر اس کا جب حل نہیں نکالیں گے تو یہ بار بار زیر بحث آئیگا۔

جناب چیئرمین: اب wind up کریں جی کافی ہوگیا۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میں اس میں اتنا عرض کروں گا کہ جناب والا یہ جو پوست کی کاشت ہے، کوئی بھی اس کی حمایت نہیں کرتا۔ یہ جو ملک کے لاکھوں نوجوان بچے اور ہماری بہنیں منشیات کی لعنت کا شکار ہیں، اس کو کوئی بھی سپورٹ نہیں کرتا۔ لیکن چیئرمین صاحب میں ایک عرض کروں کہ اس پوست کی کاشت کے جو مسائل ہیں، یعنی ان کے لئے جو متبادل روز گار ہے، میری نظر میں سب سے اہم ہے۔ نہ صرف ان کے لئے بلکہ جو ملک کے لاکھوں نوجوان بیروز گار ہیں۔ اگر لوگ بیروزگار ہوں گے تو کس طرف جائیں گے۔ وہ دہشت گردی کی طرف جائیں گے۔ منشیات کا سہارا لیں گے۔ ڈپریشن کا شکار لوگ ----

جناب چیئرمین۔ شکریہ، اب اس کو ختم کریں، wind up کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ اگر آپ ان کے لئے متبادل روزگار کا بندوبست نہیں کریں گے تو لوگ کہاں جائیں گے -----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ڈنڈے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ ڈنڈا مسائل کا حل نہیں ہے۔ مسائل کا حل روز گار ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب سے اہم مسئلہ ہے۔ انسان کی بقاء کے لئے دو وقت کی روٹی لازمی ہے۔ جب دو وقت کی روٹی نہیں ہوگی تو ملک کے اندر افراتفری ہوگی۔ چھینا جھپٹی ہوگی۔ چیئرمین صاحب میں آپ کو حقیقت کہہ رہا ہوں۔ اس ملک کے اندر جھگڑا دو نمبر کاروبار کا ہے۔ اگر اس ملک میں دو نمبر کا کاروبار نہ ہوتا تو لوگ ایک دوسرے کا گریبان

پھاڑتے۔ یہ بھی دو نمبر کاروبار مشہور ہے ---

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی، اب wind up کریں۔ بس کافی ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ہر چیز میں دو نمبر، دو نمبر، جناب والا کس طرح یہ معاشرہ چلے گا۔ ہمیں تمام پارلیمنٹ کو سنجیدگی کے ساتھ بیروزگاری کے مسئلے پر توجہ دینی چاہیئے ۔ قانون کی بالادستی پر توجہ دینی چاہیئے اور مثبت روایات قائم کرنے پر توجہ دینی چاہیئے ۔ پارلیمنٹ میں جب مسائل اٹھائے جائیں تو حکومت کو سنجیدگی سے اس کا جواب دینا چاہیئے اور اس کا حل پیش کرنا چاہیئے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ، آخری سپیکر حاجی شاہ محمد آفریدی صاحب اس کے بعد منسٹر صاحب بات کریں گے ۔ پھر دوسری بات کریں گے ۔ نہیں کوئی نہیں ڈاکٹر صاحب آپ کی نمائندگی ہو گئی ہے ۔ ڈاکٹر صاحب بیٹھیں۔ حافظ محمد صاحب نے آپ کی طرف سے تقریر کر دی ہے ۔ کوئی بات نہیں ہو گی۔ حاجی شاہ صاحب : بہت شارٹ ، لمبی بات نہیں ہو گی۔

حاجی شاہ محمد آفریدی ۔ جناب چیئرمین صاحب بہت مہربانی ، صرف میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب جو افیون کاشت ہو رہی ہے اس کو ختم کرنا چاہیئے ۔ فاٹا والے حکومت کا ساتھ دیں گے لیکن اس کے طریقہ کار میں فرق ہے ۔ ہمارے کچھ دوستوں نے فاٹا پر الزام لگایا کہ جب یہ کاشت ہو رہی تھی تو اس وقت پابندی کیوں نہیں لگائی گئی ۔ یہ جو افیون کاشت ہوتی ہے یہ بہت سخت تکلیف کے ساتھ ہوتی ہے ۔ ہر روز اس میں پانی دیا جاتا ہے۔ اس میں کھڈ کیا جاتا ہے ۔ اس میں سے ساری گندگی نکال دی جاتی ہے ۔ اس وقت حکومت یہ دیکھتی رہی اور جب یہ تیار ہوئی تو اب اس پر پابندی لگا دی۔ اس پر اس وقت یہ پابندی یا سپرے کرنا چاہیئے جب یہ کاشت شروع ہونی تھی۔ اب ہم جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس پر پابندی ہونا چاہیئے لیکن جب فصل تیار ہو رہی تھی تو اس وقت تو کوئی نہیں آیا۔ ہماری حکومت سے یہ درخواست ہے کہ اس وقت یہ لوگ کہاں تھے ۔ یہ فصل سو دن میں بہت تکلیف کے بعد تیار ہو جاتی ہے ۔ ہم لوگ پابندی کے حق میں ہیں۔ اس پر پابندی ہونی چاہیئے لیکن ان لوگوں نے محنت کی ہے ۔ ان کو معاوضہ دینا چاہیئے اور ایک کمیٹی قائم کرکے اس کے طریقہ کار کو صحیح کرنا چاہیئے ۔ طریقہ کار میں فرق ہے ۔ ہمارے قبائل افیون کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کے لئے طریقہ کار ڈھونڈنا ضروری ہے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین- شکریہ- وزیر داخلہ صاحب-

چوہدری شجاعت حسین- جناب والا! آدھ گھنٹہ پہلے بات منشیات سے شروع ہوئی تھی- وہ چلتے چلتے گاڑیوں کی سمگلنگ، سودی نظام اور پھر کہیں کی کہیں پہنچ گئی- حافظ صاحب نے ابھی کہا کہ سب کچھ حکومت امریکہ کے کہنے پر کر رہی ہے-پیپلز پارٹی کی طرف سے بہت زیادہ تالیاں بجائی گئیں- مجھے یاد آیا- کل آپ نے بھی اخبار میں دیکھا ہوگا- ان کی لیڈر ہیلری کے سامنے رو رہی تھیں-تو یہ ان کے قول و فعل میں تضاد ہے---

(ڈیسک بجائے گئے)

چوہدری شجاعت حسین- اور وہ وہاں جا کر اپنی آہ و بکا کر رہی تھیں----

(مداخلت)

چوہدری شجاعت حسین-اس کی تردید دے دیں- وہ جو ان کے ساتھ تصویر آئی ہوئی تھی-جناب والا! ہمارے باقی جن حضرات نے جو کچھ فرمایا ہے-مجھے ان لوگوں کے ساتھ بڑی ہمدردی ہے جن کی کاشت تباہ ہوئی ہے-ان کے سلسلے میں یہ کہا گیا کہ وعدہ کیا گیا تھا-بات کو اگر commitment کہہ دیا جائے یا کسی ایشو کے اوپر بات شروع کی جائے تو اس کو commitment نہیں کہا جا سکتا-میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ میں چیف منسٹر اور پرائم منسٹر صاحب سے بات کروں گا- میں نے چیف منسٹر صاحب سے بات کی- انہوں نے کہا ہے کہ وہ ان کو compensate کر رہے ہیں اور مزید انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہاں ان کے دو سو بچوں کو نوکریاں دی جائیں گی- اس کے علاوہ بہت سی اور مراعات کا اعلان کیا ہے کہ وہ بھی ان لوگوں کو دی جائیں گی- اس لئے میرا خیال ہے کہ بات کو بتنگڑ نہ بنایا جائے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے-

جہاں تک منشیات کا تعلق ہے- باقی سمگلنگ یا اور چیزوں پر نہ جائیں صرف منشیات کو روکنے پر رہیں-ہمارے ملک میں جناب چالیس لاکھ افراد اس مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں- اس کو روکنے کے لئے ہمارے فاٹا کے سینیٹر صاحبان جو بھی تجویز لائیں میں جناب آپ کے سامنے ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کی تجاویز پر عملدر آمد کرانے کی پوری کوشش کروں گا-

باقی باتیں جو کی گئی تھیں، ہمارے حکومتی سینیٹرز نے کافی جواب دیئے ہیں- مزید میں

جواب دے کر آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ۔ تو میرا خیال ہے جناب اسی پر رہا جائے اور فاٹا کے سینیٹرز کے علاقے ہی متاثر ہیں ۔ وہ کوئی بھی تجویز جو منشیات کو ختم کرنے کے بارے میں ہو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل درآمد کرانے کی پوری کوشش کروں گا ۔

جناب چیئرمین۔اعتزاز احسن صاحب ۔ ۔ ۔ ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔اب یہ معاملہ ختم ہو گیا ہے جی ۔ زاہد خان صاحب ۔

You must follow some procedure. Sorry, please sit down. Please Mr. Zahid Khan sit down. Mr. Zahid I will not allow you. This matter is now closed. Please Mr. Zahid Khan this matter is finished. This is finished Mr. Zahid Khan. This matter is over. It is finished. I will not allow it. Please sit down Mr. Zahid Khan. I will not allow you. This matter is closed.

ایک معاملہ ختم ہو گیا اب دوبارہ نہیں ہو گا ۔ جی اعتزاز احسن صاحب ۔

I am sorry Mr. Zahid Khan, I will not allow you to raise the matter which is closed now. You must follow some rules. You must follow some procedure. Mr. Aitzaz Ahsan. Let the Leader of the Opposition speak. No point of order. Please sit down Dr. Sahib. Please sit down Mr. Zahid.

جس وقت آپ کو اجازت دیں اس وقت اٹھیں ۔ کوئی تو آپ rule follow کریں ۔ جی اعتزاز احسن صاحب ۔ I request you. Please Raza Rabbani Sahib I request you. The Leader of the Opposition has been given the floor. Let him say something. کوئی فرق نہیں پڑتا، دیا ہے کہ نہیں دیا ہے ۔ ان کو موقع دیا گیا ہے ۔ وہ نہیں دیتے ہیں تو اس میں میرا قصور نہیں ہے ۔ آپ کو بھی موقع مل گیا ہے اور ان کو بھی موقع مل گیا ہے ۔ معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ اور اگر کوئی معاملہ ختم ہو جائے تو reopen نہیں ہوتا ۔ Please Mr. Zahid Khan. For God's sake. I request you. Please sit down. جی جناب اعتزاز صاحب ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین ! دراصل یہ تلخی بدقسمتی سے صرف اس لئے

پیدا ہوئی ہے اور مجھے بھی اس لئے اٹھنا پڑا کہ ایک یہاں بحث ہو رہی تھی۔ ایک human and national issue بھی ہے۔ اور اس کا ایک human dimension بھی ہے ۔ یہاں ممبران نے جس issue کو اٹھایا ' اس کا ایک human dimension لے کر اٹھایا ۔ یہاں غلط طور پر یہ منسوب کرنے کی کوشش کی گئی کہ اس طرف والے بنچز فلاں بات چاہتے ہیں یا فلاں بات چاہتے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ national policies میں ایک consensus ہے ۔ لیکن جو ہمارے اے این پی کے ساتھیوں نے جو issue raise کیا ۔ اس کے ساتھ اس issue کو deal کرنا' ان main policies پر اختلاف نہ بھی ہو سرکار کے ساتھ ، لیکن سرکار کس طرح اس issue کو deal کر رہی ہے ؟ سارے اس پر تذبذب میں ہیں۔ اس پر اگر انہوں نے point out کیا تو یہ ان کا حق تھا۔ اور اس کے بعد نظر یہ آیا کہ وزیر داخلہ صاحب نے اس ساری بحث کو سنجیدگی سے نہ سنا' نہ سمجھا' میں اس پر ان بنچز کی جانب سے سخت احتجاج کرنا چاہتا ہوں۔ وزیر داخلہ فروعی بے معنی باتوں پر چلے گئے کہ بے نظیر بھٹو ہیلری کلنٹن کے سامنے رو پڑیں' اور ادھر سے مجھے بڑا دکھ ہوا 'اتنے بڑے معتبر حضرات بیٹھے ہیں' معتبر شخصیات ہیں' پڑھے لکھے لوگ ہیں' ادھر جناب جو گورنمنٹ کی سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں اپنی اپنی جگہ پر' اپنے اپنے مقام پر' اپنے اپنے حلقے میں اثر رکھنے والے لوگ ہیں ایک ایسے لغو جملے پر اور بیچ میں سے کئی ایسے تھے جنہوں نے تالیاں اور ڈیسک بجا دیئے' جناب چیئرمین! مجھے اس بات پر بہت دکھ ہوا کہ جناب یہ بجائے بات کرتے 'ہاں آپ بات کریں 'آپ بات کریں جناب چیئرمین اگر بولتے رہیں گے بیچ میں -- '

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب On point of personal explanation جناب والا! میں نے جواب دیا ہے آپ مجھے تھوڑی دیر کے لئے اجازت دے دیں میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ میں نے جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ انہیں اپنی statement ختم کر لینے دیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں ' جی جناب۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔ اب وزیر داخلہ مجھ سے براہ راست بات کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو میرا خیال ہے کہ ضوابط ان کو اجازت نہیں دیتے۔ جب ان کو فلور ملا جب جناب نے ان کو نوٹس کیا اور ان کا نام پکارا گیا تو وزیر داخلہ نے ' معاف کیجئے ریکارڈ شاہد ہے' ٹیپ موجود

ہے، بالکل بے معنی، لا تعلق باتیں کیں جن کا وہ معاملہ جو زاہد خان صاحب نے سب سے پہلے اٹھایا تھا اور بہت سے دوستوں نے جس پر بات کی ساتھیوں نے، ممبران نے، اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں شاید نہ اٹھتا اس بحث میں لیکن مجھے اس بات کی تکلیف ہوئی کہ سینٹ کے اتنے حضرات بات کریں اور ان کے ذہن پر اس کی جوں تک نہیں رینگتی ان پر اثر ہی کچھ نہیں ہوتا۔ وہ اس کو اس طرح مذاق سمجھ کر اڑاتے ہیں اور کیا تعلق ہے اس معاملے سے محترمہ بے نظیر بھٹو اور جو امریکہ کی خاتون اول ہیں ان کی ملاقات کا کسی نے ذکر کیا یہاں، کہنے لگے کہ وہ رو پڑیں محترمہ بے نظیر بھٹو۔ کمال بات ہے! مجھے تو اس بات پر ایک دم دکھ ہوا اول تو اس کا تعلق نہیں ہے، اس ملاقات کا ۔ نمبر دو اگر بات ہے مجھے سب سے زیادہ دکھ ان حضرات، پڑھے لکھے معزز یہ حکومتی بنچوں پر جو بیٹھے ہوئے ہیں ان پر ہوا کہ انہوں نے ڈیسک بجا دیئے۔ مجھے وزیر داخلہ پر اتنا دکھ نہیں ہوا وزیر داخلہ تو ، انہوں نے کہا کہ ایک کان اس طرف ہے ایک کان اس طرف ہے مجھے وزیر داخلہ کے کانوں کے درمیان کیا ہے وہ نظر کچھ نہیں آتا۔ وہاں کا مسئلہ ہے معاملہ وہاں کا ہے دو کانوں کے درمیان، کان تو ادھر بھی ہو گا ادھر بھی ہو گا ان کا، لیکن جناب چیئرمین! خدا کے واسطے معاملات کی سنجیدگی کو سمجھیں۔ جہاں تک ان کا یہ الزام ہے اتفاق سے میں جانتا ہوں کوئی رونا دھونا نہیں ہوا، نہ بے نظیر بھٹو صاحبہ رونے والی ہیں نہ محترمہ بے نظیر بھٹو ان باتوں سے بھاگنے والی ہیں۔ ان کا بیان تھا اور یہ چھپا بھی ہے کہ میں روکھی سوکھی کھاؤں گی، میں دال چٹنی کھا لوں گی۔ میرا اثاثہ لوگ اور غریب عوام ہیں اور پیپلز پارٹی کے ورکرز ہیں۔ میں چھوڑ کر بھاگنے والی نہیں۔ ہوں میں ہر مصیبت کا ہر مصائب کا مقابلہ کروں گی۔ آپ جعلی کیس بنا رہے ہیں۔ آپ ایک آدمی کو اٹھاتے ہیں اس کی statement fabricate کرتے ہیں، وہ آپ برطانیہ میں بھیجتے ہیں آپ پر گرفت ہو گی میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ آج عارف بلوچ کا بیان جو آپ نے fabricate کیا ہے آپ پر گرفت ہوگی۔ کس کس کے وارنٹ نکلیں گے انٹرنیشنل میں ،میں آج بتاتا ہوں، دوسرا آپ نے جو فراڈز کئے ہیں میں واقف ہوں لیکن جب تک میں عدالتوں میں نہیں ان کو لے کر جاتا میں اس معاملے کو بتانا نہیں چاہتا میں امین ہو ں اس بات کا، اسی لئے نہیں کہ انہوں نے میرے سر پر وہ وار کیا، میں امین ہوں میں جا کر دیکھ کر آیا ہوں کہ کیا کیا انہوں نے فراڈ fabrications کئے ہیں، جعل سازیاں کی ہیں اس ایک frenzy میں اس ایک مریضانہ بیماری کے تحت کے جناب بے نظیر بھٹو کو ختم کرنا ہے۔

جناب والا! اس طرح لیڈر ختم نہیں ہوتے اور بالکل بے نظیر بھٹو واپس آئیں گی ، جو آپ نے ان کے لئے مصائب تجویز کر رکھے ہیں ، بے نظیر بھٹو ان سب کے سب کا مقابلہ کرے گی۔ ہیلری کلنٹن کے سامنے بے نظیر رو پڑیں ۔ جی ہاں آپ پردے کے پیچھے چھپ کر دیکھ رہے تھے ، آپ وہاں موجود تھے ۔ کس قسم کی باتیں کرتے ہیں ۔ وہ ایک خاتون ہیں ، ایک لیڈر ہیں ۔ آپ کو اچھی لگتی ہیں یا نہیں اچھی لگتیں۔ یہ آپ کی اپنی رائے ہے۔ آپ کو اگر بے نظیر بھٹو اچھی نہیں لگتیں تو یہ آپ کا حق ہے، یہ آپ کی رائے ہے لیکن آپ اس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن کو نہیں کہہ سکتے ۔ وہ اس ایوان میں نہیں دوسرے ایوان میں لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، کچھ عزت، کچھ اداروں کا احترام کرنا سیکھیں۔ ادارہ کونسا ہے؟ ادارہ قومی اسمبلی ہے ۔ادارہ کونسا ہے ؟ اس ہاؤس کا ساتھی ادارہ ہے، جڑواں ادارہ ہے۔ ادارہ کونسا ہے، جمہوریت میں directly elected ادارہ ہے ۔ ادارہ کونسا ہے ، جو تجویز کر سکتا ہے کہ کون حکومت میں ہو گا اور کون حکومت میں نہیں ہو گا ۔ اس ہاؤس کی ، اس ایوان کی ، اس ادارے کی جو لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں ۔ آپ اس طرح ان کے بارے میں باتیں کرتے ہیں ۔ آپ کو ہیلری کلنٹن نے فون کر کے کہا ، آپ سے انہوں نے بات کی ۔ خدا کی قسم جناب چیئرمین صاحب! مجھے اس بات پر دکھ ہوا ۔ میں اس بحث میں ، کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ اس میں بہت سارے دوست بحث کر رہے ہیں اور آپ پر ایک وقت کے بعد تھوڑا سا گراں اس لئے گزر رہا ہے کہ وقت گزرتا جا رہا ہے۔ ایسے ریمارکس پر وزیر داخلہ کو معذرت کرنی چاہئیے اور اگر نہیں کریں گے تو یہ انہوں نے قومی اسمبلی کی توہین کی ہے ۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ بے نظیر اکیلی ہے ۔ یہ کیا سمجھتے ہیں کہ بے نظیر کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ بے نظیر کا نام اور اس کی عزت کو ہوا میں اچھال سکتے ہیں۔ یہ کیا سمجھتے ہیں ؟ میں آپ کی ہائے ہائے کرا دوں گا ، ہائے ہائے آپ کی ہو گی ۔ آپ نے جعل سازیاں کی ہوئی ہیں ۔ آپ نے documents fabricate کئے ہوئے ہیں ، آپ کہاں جائیں گے ، کب تک بچتے رہیں گے ، یہ آپ کی حکومت کب تک رہے گی ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ! برائے مہربانی آپ بیٹھ جائیں ۔ برائے مہربانی آپ بیٹھ جائیں۔ follow some rules کوئی طریقہ کار تو ہوتا ہے ۔ چوہدری صاحب نے اپنی دانست کے مطابق درست سمجھا ۔ انہوں نے بات کی ۔اب آپ ان کی بات سنیں ۔ بات سننے کا کچھ حوصلہ

ہونا چاہئیے ۔ اعتزاز احسن صاحب کچھ نرم بات نہیں کر رہے ہیں لیکن وہ سن رہے ہیں ۔ آپ میں اتنا بھی حوصلہ نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ! please اتنا بھی جذباتی نہیں ہوا کرتے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب والا! چوہدری شجاعت صاحب کو درمیان میں ریمارکس پاس نہیں کرنے چاہئیں ، اگر کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن کچھ دوست اعتراض کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جب آپ لوگ ہاؤس میں آتے ہیں تو دل بڑا کر کے آیا کریں ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب والا! جب چوہدری صاحب نے یہ بات بھی کی تو میں نے کوئی ہائے نہیں کی۔ جب انہوں نے بات ختم کی تو تب میں اٹھا ہوں اور اب چوہدری صاحب تھوڑا سا صبر کریں۔

جناب چیئرمین۔ صحیح ہے لیکن میں صرف یہ درخواست کروں گا کہ جب وہ بات کریں تو آپ لوگ بھی آرام سے سنیں اور آپ کی بات بھی ان کو آرام سے سننی چاہئیے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب والا! کاش وہ بات کریں تو سہی ۔ وہ تو جگتیں کرتے ہیں ۔ اب مشکل یہ ہے کہ وہ جگتیں کرتے ہیں۔ جناب! آپ سمجھتے ہیں کہ جگتیں جو شادیوں پر ہوتی ہیں ۔ ہمارے گجرات کی طرف خاص کر جگتیں ہوتی ہیں۔ وہ میرے بھائی ہیں مجھے ان سے یہ بات سن کر بہت دکھ ہوا ، میرے عزیز ہیں، میں ان کا احترام کرتا ہوں، میں ان سے یہ توقع نہیں کرتا اور میں کم سے کم توقع کرتا تھا کہ پیچھے بیٹھی ہوئی rank میں جہاں سپریم کورٹ کے Judges بھی بیٹھے ہوئے ہیں، جہاں علماء بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان ranks سے ان کو کوئی داد جگت کی ملے گی۔ ایک خاتون کے خلاف جگت، وہ خاتون قومی اسمبلی میں لیڈر آف دی اپوزیشن ہے۔ اب جناب چیئرمین صاحب ! میں آپ کو ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں بہت مختصراً۔

جناب چیئرمین۔ جی جی ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ یہ کہتے رہے کہ وہاں روئی ، وہاں یہ ہوا، وہاں وہ کہا، وزیر

اعظم صاحب نے کہہ دیا کہ وہاں انہوں نے جاکر کہہ دیا کہ پاکستان کو سزا دو۔ خدا کی قسم جہاں بھی ہماری ملاقاتیں ہوئی ہیں ، میں ساتھ تھا۔ ایک مرتبہ بھی ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کہی کہ جناب اِس بات کی حکومت کو سزا دو یا اُس بات کی حکومت کو سزا دو یا پاکستان کے خلاف کوئی actionلو یا پاکستان کے خلاف کسی قسم کی کوئی تادیبی کارروائی کرو۔ محض اس لئے کہ وہاں نواز شریف کی حکومت ہے یا اس لئے کہ نواز شریف کی حکومت ہمارے خلاف کارروائی کر رہی ہے یا اس لئے کہ نواز شریف کی حکومت ہمارے خلاف جھوٹے مقدمے بنا رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ اعتراز صاحب ! یہ راجہ صاحب جا رہے ہیں ۔ میں صرف ان سے یہ پوچھ لوں کہ آپ کے ساتھ ان کا agenda settle ہو گیا ہے۔

چوہدری اعتراز احسن۔ راجہ صاحب کے ساتھ آج کا ہو گیا ہے جی۔ یہ بھی طے ہو گیا ہے کہ جمعہ تک ہم چلیں گے۔ میں راجہ صاحب کا مشکور ہوں۔ I want to place it on the record.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔

چوہدری اعتراز احسن۔ اب جناب چیئرمین ! میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں وہاں یہ پتا چلتا رہا کہ ایک لیڈر آف دی اپوزیشن جب گئے تو انہوں نے کہا کہ یہ حکومت ختم کرو، میں یہ وعدہ کرتا ہوں، میں وہ وعدہ کرتا ہوں، میں فلاں وعدہ کرتا ہوں۔ ہم نے کوئی وعدہ نہیں کیا ، کوئی بات نہیں کی۔ ہم کیوں گئے؟ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ جناب بات یہ ہوئی کہ media trial کا جو لامتناہی سلسلہ چل رہا ہے ، دنیا کے اخبارات میں بھی خبریں چھاپی جارہی ہیں، بےنظیر corrupt، آصف زرداری corrupt ، یہی نہیں بلکہ فلاں charge فلاں charge ، ہرقسم کے منشیات کے charges بھی برطانیہ میں لگا دیئے ہیں۔ یہ سارے trial outside the court چل رہے ہیں ۔ ہم اگر دنیا کو یہاں بتاتے ہیں تو یہ دنیا چھوٹی ہو گئی ہے ، اب یہ ساری دنیا ایک گاؤں بن گیا ہے، ہم صرف اپنے جاننے والے دوستوں کو، جہاں بھی ہیں، یہ خود بتانا چاہتے تھے اور صرف ایک factبتانا چاہتے تھےجس سے لوگ دنگ رہ جاتے، لوگ دنگ رہ جاتے تھے ۔ جس کو کہا بھئی chargeیہ ہیں، انہوں نے کہا آپ کے خلاف تو بڑی خبریں چھپ رہی ہیں، New York Times نے یہ چھاپ دیا Washington Post نے یہ چھاپ دیا ، Sunday Express نے فلاں چھاپا ،

Sunday Times نے یہ چھاپا۔ آپ کے خلاف تو اتنے الزامات ہیں ۔ ہمارا کہنا یہ تھا کہ جناب یہ سب الزامات ہیں ۔ کہنے لگے trials کہاں تک پہنچے ہیں ، سزا کب ہو گی، فیصلہ کب ہو گا ۔ ہم نے کہا کہ آج تک ایک بھی مقدمے میں ، ایک بھی عدالت نے، خیبر سے لے کر کراچی تک پاکستان کی ایک بھی عدالت نے بے نظیر کو indite نہیں کیا۔ وہ کہنے لگے ہائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے ، آپ پر ڈیڑھ سال سے charges ہیں ، 5,6 نومبر سے آپ پر charges لگ رہے ہیں، آپ کا ابھی تک indite نہیں ہوا ہم تو سمجھے کہ trial ہو رہے ہیں، ہم تو سمجھے کہ وہاں سے بے نظیر بھاگ لی ہے، ہم تو سمجھے تھے کہ آصف زرداری کہیں باہر ملک میں بیٹھا ہو گا، یہ سارے مال لے کر بھاگ گئے ۔ ہم نے کہا بھائی ایک بھی عدالت نے ابھی تک indite نہیں کیا، charge نہیں لگا، فرد جرم نہیں لگی۔ پھر کہا کہ آپ کے خلاف کیسے یہ اتنا انبار لگ گیا ۔ ہم نے کہا یہ لوگ ہیں ، ہمارے وہاں پاکستان میں مہربان ہیں۔ ایک عدالت نے بھی charge frame نہیں کیا۔

جناب چیئرمین ! آپ جانتے ہیں charge framing کیا ہوتی ہے ، آپ وکیل رہے ہیں۔ یہ میری بات کی تردید کریں۔ ایک عدالت نے بھی فرد جرم مرتب نہیں کی اور charges کا انبار ہے۔ اب بتائیں ہم کیا کریں۔ ہم آپ کو بتائیں گے کہ ساری defamation یہ سارا slander ہو رہا ہے اور کن بنیادوں پر ہو رہا ہے fabricated document پر ہو رہا ہے۔ یہاں نہیں ، وہاں fabricate کرکے پہنچائے گئے۔ ہم نے جس کو کہا صرف اس حد تک کہا۔ ہم نے کسی کو نہیں کہا کہ جناب نواز شریف کی حکومت ختم کرو۔ ہم نے کہا کہ ۵ سال کے بعد الیکشن ہوں گے۔ بے شک ۵ سال کے بعد ہوں۔ کسی نے بات بھی کی تھی۔ ہم نے کہا کہ بے شک ۵ سال کی ٹرم ہے۔ ۵ سال کی ٹرم ہو لیکن ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو ہم پر الزامات ہیں ان کی بنیاد ہونی چاہیئے۔

چیئرمین صاحب ! میں نے کوئی جرم کیا ہے۔ مجھے عدالت میں لے کر جائیں۔ مجھے عدالت میں لے گئے ہیں۔ پھر اس کے بعد مقدمہ چلتا ہے۔ prosecution کا موقف آتا ہے۔ صفائی کا موقف آتا ہے۔ وہ اخبار رپورٹ کرتے ہیں۔ prosecution آئے گی۔ اپنا بیان پیش کرے گی۔ میں آؤں گا، اپنا defence دوں گا۔ اخبارات لکھتے رہیں گے، عدالت سنتی رہے گی۔ یہاں پتہ لگے گا۔ آہستہ آہستہ خود عدالتوں میں کارروائی کے دوران پتہ لگنا شروع ہو جائے گا کہ کون سچا ہے، کون جھوٹا ہے۔ فیصلہ تو دور کی بات ہے۔ فیصلہ دور کی بات ہے۔ پچھلی دفعہ انہوں نے

ریفرنسز کئے ہیں۔ اس سے پہلے ۷ ریفرنسز تھے بی بی کے خلاف۔ سال کے اندر اندر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔ پریس نے رپورٹ کرنا شروع کر دیا۔ آج وکیل استغاثہ نے یہ کہا، وکیل صفائی نے یہ جواب دیا' یہ جواب دیا۔ ارے یار کیس تو جھوٹے ہیں۔ کیس تو بنتے ہی نہیں ہیں۔ میں pending cases کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ کیس تھا کہ ۲۲۷ ایکڑ اسلام آباد میں الاٹ کر دیئے۔ ارے بھئی الاٹ ہی نہیں ہوئے۔ وکیل صفائی نے جا کر بتایا۔ press trial اور court trial میں یہ فرق ہے۔ یہ عدالت میں مقدمات چلاتے ڈیڑھ سال پہلے۔ آج تک ان میں سے زیادہ تر میں فیصلہ ہو کر وہی ان کے ملزم بری ہو چکے ہوتے۔ یہ جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا کچھ fabricate کیا ہے۔ کس لئے یہ اس پراسیس کو slow رکھے ہوئے ہیں۔

دوسری پراسیس میڈیا ٹرائیل پر ، روز TV پر کبھی سینیٹر سیف الرحمان صاحب آ جاتے ہیں۔ کبھی مشاہد حسین صاحب آ جاتے ہیں۔ کبھی وزیراعظم صاحب آ کر پوری ملک و قوم کو تقریر کرتے ہیں۔

کیا تقریر ہے؟ صرف لیڈر دی آف دی اپوزیشن کے خلاف۔ بھئی عدالتوں میں ابھی تک کیوں نہیں گئے۔ اپنا تم بتاؤ ، آپ نے کیا کیا ہے ڈیڑھ سال میں۔ آپ کے پاس کیا ہے۔ یہ کوئی بات ہوئی چیئرمین صاحب۔ ہمیں مسئلہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے انٹرنیشنل لیول پر ایک میڈیا ٹرائیل چلایا ہے۔ نیویارک ٹائمز نے جو حسین حقانی کو quote کیا آپ سوچ سکتے ہیں۔ آپ compare کر لیں۔ " سنڈے ٹائمز" نے وہی quote وہی جملے حسین حقانی سے منسوب کر کے لگا دیئے ہیں حالانکہ جب " نیو یارک ٹائمز " نے حسین حقانی کے اس طرح جملے لگائے تھے تو حسین حقانی نے انہیں خط لکھا deny کیا کہ میری صحافی سے بات ہی نہیں ہوئی۔ وہی quote ' without attribution, without acknowledgement of New York Times کہ جی ہم نے " نیو یارک ٹائمز" سے اٹھایا۔ وہ لگا دیا۔ یہ کس طرح ہو رہا ہے۔ یہ international press campaign۔ ۵ سال تک صدر امریکہ کے خلاف ایک investigation جاری رہی ہے۔ ۵ سال میں Kan Stark نے اس پر ۲۵ ملین ڈالر خرچ کئے ۔ آپ ان سے پوچھیں گے کہ احتساب بیورو نے اس دوران، ادھر ایک ملین ڈالر تو خود مانتے ہیں کہ ہم نے ایک ملین ڈالر سے چوری کے کاغذ خریدے ہیں۔ جن اخباروں میں یہ analyse کرتے ہیں انہی میں لکھا ہے کہ ۱۰ ملین ڈالر کا آفر تھا 'ایک ملین ڈالر ہم نے دیئے۔ ان کے بندے لندن میں مجسٹریٹ کے پاس بیٹھے ہیں۔ سوئیزرلینڈ میں بیٹھے ہیں مسلسل TA,

DA لے رہے ہیں۔ مسلسل ایک مہم وہاں چلا رہے ہیں۔ اب کیا ہمیں یہ بھی حق نہیں کہ ہم کم از کم اپنے نام کے لئے ، جن لوگوں کو یہاں بدنام کر رہے ہیں، اپنا دفاع کریں۔ پھر قانون کیسا بناتے ہیں۔ ہم نے اس قانون کو یہاں oppose کیا۔ اس ہی کو استعمال کرتے ہیں ہمارے خلاف۔ احتساب ایکٹ جس میں ساری پاور ایک شخص کو دے دی گئیں، یہاں کے Kan Stark کو اور وہ ۱۰، ۱۲ ملین ڈالرز خرچ چکا ہے۔ پھر سپیشل بینچز اور سپیشل کورٹ کے سامنے ہم نے کہا کہ یہ قانون غلط ہے۔ ہم کہتے ہیں۔

(اس موقع پر مغرب کی اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman: The House is Adjourned for 15 minutes.

[The House reassembled after Maghrib Prayer's interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair].

جناب سرانجام خان۔ جناب چیئرمین! ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ گھنٹیاں بجائیں جی ۔

(پانچ منٹ کے لئے کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: So, the House is adjourned for 20 minutes.

[The House was then adjourned for 20 minutes.]

(THE HOUSE REASSEMBELED AFTER 20 MINUTES)

جناب چیئرمین، ایک منٹ،ایک منٹ۔ اعتزاز صاحب کی بات تو سن لیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب چیئرمین! میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں،

I do not want to say in the way of the Foreign Minister making a statement on the issue

اور اس بات کا credit میں اکرم ذکی صاحب کو دینا چاہتا ہوں، گورنمنٹ کے بنچز پہ ہیں اور بات انہوں نے سب سے پہلے یہ اٹھائی۔ اگر اکرم ذکی صاحب بول رہے across the board ہوتے پہلے تو بالکل interrupt نہ کرتا۔ فارن منسٹر صاحب بول رہے ہیں، میں صرف اتنا عرض

کرنا چاہتا ہوں کہ انڈیا نے نیوکلیر بلاسٹ کیے ہیں اس سے یہ ساری دھرتی' یہ سارا برصغیر لرز گیا ہے۔ اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پہ میں سمجھتا ہوں کہ آج کی جس طرح کارروائی ہوئی ہے یہ relevant ہے۔ اس طرح اگر گورنمنٹ چلے گی تو اتنے بڑے چیلنج کو beat نہیں کر سکتی۔ میں ابھی بھی سمجھتا ہوں کہ اکرم ذکی صاحب کو پہلے بیان دے دینا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: یہ ایک procedure ہے۔ میرا خیال ہے اس طرح کر لیں کہ after his statement you can make a statement.

Ch. Aitzaz Ahsan: I will, I would like to make a statement after that . but

میں اتنا کہوں گا کہ آپ نے نوٹس کیا ہے کہ statement انہوں نے دینی ہے۔ بھارت نے Nuclear devices explode کیے ہیں۔ سینٹ in session ہے اور حکومت خود سیشن کو بائیکاٹ کر کے چلی گئی ہے تا وقتیکہ کورم توڑ رہی ہے اور خدا کی قسم مجھے اپنے طور پر اندازہ ہوا ہے۔ مجھے یہ نہیں ایمان سے کہ ذکی صاحب نے بتایا ہے' مجھے اپنے طور پہ پتا چلا۔ میں نے دیکھا وہ آئے ہیں اور لے کے گئے ہیں' کچھ بات ہوئی ہے۔ مجھے اس بات کا دکھ ہے اگر سینیٹر اکرم ذکی ' شاید ان کے نمبرکٹ رہے ہیں اس وجہ سے لیکن میں ان کی تعریف کرنا چاہتا ہوں پھر بھی کہ اگروہ نہ فارن منسٹر کو جاکے کہتے کہ یہ statement دو یہ موقع ہے تو یہ اتنا بڑا معاملہ جس میں اتنا زیادہ imbalance create ہو گیا ہے جس میں' میں بھی ان کو بولنا چاہوں گا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی اس طرح کی پالیسیاں ' اتنے بڑے Challenges کو face کرنے کے لئے صحیح نہیں ہیں' درست نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی فارن منسٹر ' جی پہلے یہ کرلیں پھر اس کے بعد دیکھیں گے۔ it is an important issue.

سید اقبال حیدر: جناب' اس پہ debate ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب پہلے میں بات سن لوں باقی معاملے بعد کے ہیں۔

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman Sahib, I would like to put the record straight what Honourbale Senator Aitzaz Ahsan said is totally

incorrect that Senator took me aside and said statement

بنا کے دو۔

Since the explosions in India, the three explosions in India and also a missile test from Ground Air Missile, we have been in the Foreign Ministry and monitoring the situation, looking at the situation, informing the Prime Minister in Almaatay and then after due considerations I voluntarily, rather than to make a statement through our spokesman in the Foreign Minsitry, I thought it appropriate to come before the Senate and make the statement.

(interruption)

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب بات سن لیں نا پہلے۔

Syed Iqbal Haider: He should thank the Opposition.

Mr. Chairman: I will thank the Opposition.

اور باقی اس مسئلے پہ بھی بات کرتے ہیں۔ How we can have better understanding on this. یہ دونوں طرف سے تھوڑی سی give and take ہو تو معاملہ بہتر چل سکتا ہے۔

STATEMENT OF FOREIGN MINISTER RE: INDIAN NUCLEAR TESTS

Mr. Gohar Ayub Khan: The news of resumption of nuclear testing by India has come not as the surprise to us. For the past 24 years Pakistan had consistently drawn the attention of the International Community to India's nuclear aspirations. We had also pointed out the duplicity surrounding India's political pronouncement and its clandestine nuclear weapon's programme. The Prime Minister of Pakistan had recently drawn the attention of the international community, particularly States, permanent members of the United Nations Security Council regarding Indian Plan to induct nuclear weapons. Pakistan's repeated

reminders to the international community, particularly to the leaders of States, permanent members of the Security Council, unfortunately, did not receive the attention that they merited. The International Community had, infact by adopting a dimissive approach encouraged India to achieve its nuclear aspirations. The responsibility for dealing a death blow to the global efforts at nuclear non-proliferation rests squarely with India. Pakistan reserves the rights to take all appropriate measures for its security. The Prime Minister has assured the people of Pakistan that Pakistan's defence would be made impregnable against any Indian threat be it nuclear or conventional facilities. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Yes, please.

Syed Iqbal Haider: Sir, I want to say something before the Leader of the Opposition will continue.

جناب چیئرمین: مناسب تو یہی ہے کہ پہلے leader of the opposition بات کرلیں۔

Syed Iqbal Haider: No, Sir. Few points. Sir, it is a very serious issue.

Mr. Chairamn: It is.

اسی لیے تو leader of the opposition پہلے بات کرلیں، پھر آپ کرلیں۔ کوئی form follow کرلیں تو بہتر ہوگا۔

سید اقبال حیدر: جی، جی۔ ہماری صرف ایک گزارش ہے جناب چیئرمین کہ اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے کہ ہندوستان نے ایک بار پھر اپنے جارحانہ عزائم کو اس طرح سے ڈھٹائی کے ساتھ ظاہر کیا ہے، اس کا منہ توڑ جواب پوری قوم کو دینا ہے لیکن مجھے دکھ ہے، genuinely دکھ ہے۔ اتنا بڑا واقعہ ہوگیا جس کی اطلاع ہمیں اکرم ذکی صاحب نے ضرور دی تھی لیکن حکومت پارلیمنٹ کو اعتماد میں لینے کی بجائے پارلیمنٹ سے فرار کا راستہ اپنائے ہوئی

تھی۔ پارلیمنٹ کے اجلاس کو ملتوی کرانے کے لئے کوشش کی ' اور اراکین سینیٹ کو دروازے کے اوپر روک رہی تھی کہ اندر مت جاؤ ۔ اتنے بڑے واقعہ پر اس طرح کا رویہ' یہ غیر ذمہ دارانہ ' یہ قوم کو اعتماد میں لینے کا وقت ہے۔ یہ ٹیسٹ ہندوستان نے کیا ہے۔ یہ ٹیسٹ اب پوری دنیا کا ' امریکہ کا ٹیسٹ ہے' یہ اس nuclear test پر ۔

Now it is the integrity of America and the Western World on test. How much sincere they are about CTBT? How sincere they are about non-proliferation? How much sanctions will they impose against India like the sanctions they had imposed against Iraq, like the sanctions they had imposed against Pakistan, like the threat they have been extending against Pakistan.

It is a very serious issue, sir, on which this is the irresponsible attitude of the members of the Treasury Benches that they had tried to sabotage today's proceedings just because it was a requisition. No, sir. On this issue the whole nation is one. Let India know that there is no difference on this issue. We will warn our neighbours, if India will have three tests then Pakistan should have 30 Nuclear Tests. There cannot be one sided approach for India as she has threatened the integrity of the entire region and on the basis, on the provocation and on the patronage of the Western World, who have adopted . double standards.

It is a very serious issue. That is why I am hurt that on such an issue the Treasury Benches wanted to escape from the Parliament and wanted to deprive the Foreign Minister of the opportunity to take the House into confidence on this issue. Instead of allowing him the opportunity to make the statement, they were running away from the House and they should thank the opposition that we maintained the quorum.

خدا کی قسم میرے پاس اس اجلاس کے لئے بڑی grivances تھیں ۔ کراچی میں نعیم حسنی کا

قتل ہوا، لیکن میں آج اس پر بات نہیں کروں گا ، کراچی میں ذوالفقار کا قتل ہوا، میں آج بات نہیں کروں گا ۔ میرے پی پی پی کے کارکنوں کو آپ نے دوبارہ جیل میں بند کردیا ، پارلیمنٹ کے سامنے جھگڑا ہوا تھا ۔ اس پر یہاں پر لیڈر آف دی ہاؤس راجہ ظفرالحق صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی ۔ آج اس کی شکایت نہیں کروں گا۔ میں اپنے سارے غم پی جاؤں گا ۔ میں اپنی ساری شکایتیں روک لوں گا لیکن اتنے بڑے واقعے پر ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ اس کے اوپر کھل کر debate ہونی چاہیے ۔ اور یہ پُھس پُھسا بیان ، یہ چار جملے ، جناب آپ بھارت کو چیلنج کریں یو این او اور سلامتی کونسل کا آپ اجلاس فوری طلب کریں ۔ آپ اس پر demonstration شروع کریں ۔ آپ اس پر پوری دنیا میں ٹیمیں بھیجیں جو ان کے ضمیر کو جھنجھوڑے ۔ ہندوستان کی مجال کیسے ہوئی کہ اس نے ایک دن میں تین ایٹم بم کے دھماکے کئے ہیں ۔ کیا چاہتا ہے ہندوستان اور کیا چاہتی ہے یورپی یونین ، کیا چاہتی ہے کامن ویلتھ ، کیا چاہتا ہے یو ایس اے ، کیا چاہتا ہے روس ؟ یہ کیا ہمارے ساتھ double standrad ہے ؟

جناب ہم اپنی تمام شکایتیں جو حکومت کے خلاف ہیں ، وہ تمام دکھ جو ہم نے سہے ہیں ، ہمارے خلاف جتنا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے ،میرے کارکنوں کو جس طرح سے گرفتار کیا جارہا ہے ، میرے کارکنوں کو جس طرح سے مارا جا رہا ہے ، جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا جارہا ہے ، ان کو ہم الگ رکھ کر صرف اور صرف پاکستان کے تحفظ کے issue پر بحث کریں گے اور رات بھر کریں گے ۔ اس کو غیر سنجیدہ نہ لیا جائے یہ بہت بڑا واقعہ ہے ۔ اس کے اوپر حکومت کا بیان پُھس پُھسا ہے ۔ اس کے اوپر سخت الفاظ ہونے چاہئیں۔ اس کے اوپر سخت reaction ہونا چاہیے ۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔پہلے اعتزاز احسن کی بات سن لیں پھر آپ کی بات سنتے ہیں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب اس طرف سے ایسا تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ حکومت اس debate کو کسی حیثیت سے avoid کرنا چاہتی ہے ------

(مداخلت)

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ میں جناب والا،یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت ہم اجلاس طلب کریں تو اس ایوان میں کورم رکھنا حکومت کا فرض ہے اور جب ریکوزیشن کوئی جماعت کرے تو اس

وقت -------

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر صاحب، بات تو سن لیں پھر جواب دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ بات سن لیں ، بات سن لیں ، دیکھیں I can see that you disagree with that statement جیسے مناسب ہو آپ کہہ سکتے ہیں ۔ اور دوسری بات میں یہ کروں گا --- اس کے بعد میرا خیال ہے دونوں سائیڈز سے بیٹھ کر کوئی طریقہ نکالوں گا ۔ تاکہ یہ مسئلے دوبارہ نہ آئیں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب چیئرمین! بڑے دکھ کی بات یہ ہے کہ آزادی تقریر کا -----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔یہ کوئی procedural بات نہیں ہے۔ اس کے بعد اعتراز صاحب بات کریں گے۔ بیٹھیں ،بیٹھیں -------

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔دیکھیں آپ بیٹھیں ۔انہوں نے ایک بات کی ہے۔

You are disagreeing.

میاں رضا ربانی۔جناب والا! disagreeing کی بات نہیں ہے ۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی ۔ جناب والا! وزیر خارجہ نے statement make کرنی تھی for the sake of argument اگر ایوان کا کورم پورا ہوتا۔ for the sake of argument ہم نے کورم پورا کیا ۔ for the sake of argument اگر کورم پورا نہیں بھی ہو رہا تھا تو ان کا فرض تھا کہ یہ اپنے ممبرز کو لا کر کورم پورا کرتے اور کہتے کہ وزیر خارجہ نے statement make کرنی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ رضا صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Please hear me out, I will just take one minute

ان کا یہ فرض بنتا تھا چونکہ یہ ایسا سنگین مسئلہ ہے کہ بھارت نے تین ایٹمی دھماکے کئے ہیں - یہ ایک national security کا مسئلہ ہے۔ اس پر قوم کو ایک آواز ہو کر سینٹ سے ایک message جانا چاہیئے تھا - میں نے آپ سے چیمبر میں عرض کی تھی کہ I would raise it on a point of order. آپ نے کہا نہیں '

Let the Foreign Minister make the statement. We agreed, because this is an important issue. Apart from that, instead of showing unanimity at this time, the honourable Minister for Parliamentary Affairs gets up and makes a provocative statement like this and says that it is not our responsibility.

Mr. Chairman: It was not provocative.-----

Mian Raza Rabbani: Then it is correct that they did not want the Foreign Minister to make his statement. They did not want the Foreign Minister.

Mr. Chairman: That is your point of view.

Mian Raza Rabbani: Sir, that is not our point of view. That is a fact of the matter. Sir, please ask him that in order to have a congenial atmosphere in the House on this most serious matter, he must withdraw his statement. He must withdraw his statement because this is not appropriate.

جناب چیئرمین۔ میری بات سن لیں ایک منٹ ،میں نے دیکھا ہے کہ پچھلے کچھ عرصے سے یہ ہو رہا ہے کہ جب ان کا سیشن ہوتا ہے تو آپ کورم پورا نہیں کرتے ' ان کا ہوتا ہے یہ نہیں کرتے ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: What I will try and do is, may be I will get together

with the Leader of the House and Leader of the Opposition and try to settle the matter.

لیکن آج جو بات ہے آج یہ ہے کہ انہوں نے ایک بات کی پروسیجر کی ۔ اس کا میں جواب خود دے دوں گا ۔ اس پر کوئی لڑائی کی بات نہیں ، جس طرح آپ نے کہا کہ جی کہ ان کی کوشش یہ ہے کہ جی ہم سیشن نہ کریں آپ نے بات کہہ دی by other means کہ لڑائی شروع ہو جائے اس پر ۔

میاں رضا ربانی ۔ حکومت کے رویے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے آپ نے کہہ دی ہے۔ That is your point of view.

Raza Rabbani: Sir, in order to create a congenial atmosphere the Minister must take his words back.

جناب چیئرمین۔ ان کو بات کرنے دیں، اس کے بعد میں جواب دے دوں گا، اس کے بعد اعتراز احسن صاحب تقریر کریں گے ۔ On a very important issue. I think, you should bear with us جی جناب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا ، میں کہنا چاہتا ہوں کہ آزادی تقریر کی ہمارے دوست ہر وقت بات کرتے ہیں۔ خود وہ گھنٹوں بات کرتے ہیں، گھنٹوں تقریر کرتے ہیں لیکن دوسرے کے جواب سننے کی جرات نہیں کرتے ۔ میں استدعا کروں گا کہ مجھے بات کر لینے دیں ، میرا تقریر کا جو حق ہے وہ استعمال کرنے دیں۔ میں ان کی اس بات کا جواب دے رہا تھا کہ وہ یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے تھے کہ اتنے اہم مسئلے کو حکومت avoid کرنا چاہتی تھی۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ جونہی ہمارے نوٹس میں یہ بات آئی کہ انڈیا نے یہ سارے تجربے اس وقت کئے ہیں ، اسی وقت ہم نے فیصلہ کیا کہ ایوان میں وزیر خارجہ آ کر حکومت کے view point کو یہاں سینٹ میں بیان کریں گے اور ہم اپنے ساتھیوں کو یہاں لے کر آئے ۔ وہ پریس میں بھی جا سکتے تھے ، وہ پریس کانفرنس بھی کر سکتے تھے مگر انہوں نے پریس کانفرنس نہیں کی بلکہ ہم نے سینٹ کے اس مقدس ادارے کو منتخب کیا کہ ہندوستان کے خلاف جواب دیا جائے ۔ ان کا یہ تاثر درست نہیں ہے اور ہم نے اسی فورم کے ذریعے یہ بات عوام تک اور بین الاقوامی برادری تک

پہنچائی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر خارجہ صاحب آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman, with the permission of the House I would like to seek excuse because we are in serious meeting in monitoring the situation.

Mr. Chairman: So, I think somebody on your behalf will be taking notes.

Mr. Gohar Ayub Khan: If the House wants to debate these issues, you can fix a date for that. Thank you, sir.

جناب چیئرمین۔ چلیں میں دیکھتا ہوں۔ جی اعتزاز احسن صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! جب قائد حزب اختلاف تقریر کرتے ہیں، ہم ان کا بہت احترام بھی کرتے ہیں اور قدر بھی کرتے ہیں لیکن دیکھیں جی تالی دونوں ہاتھوں سے بجے گی۔ اگر یہ شور کریں گے--- وہ قابل قدر بھائی ہیں۔ پاکستان سب کو پیارا ہے، پاکستان کے لئے ہر آدمی اپنی جان کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے لیکن ان کو ذرا حوصلہ کرنا چاہئیے' اگر ہمارے وزراء یا کوئی بھائی بات کرتے ہیں--- اقبال حیدر صاحب نے کہا کہ وزیر خارجہ نے پھس پھسا بیان دیا ہے۔ یہ اس عظیم باپ کا بیٹا ہے جس نے پاکستان کے لئے دو لفظوں میں پورے انڈیا کو للکار دیا تھا اور یہ کہتے ہیں کہ ان کا بیان پھس پھسا ہے' ان کو غیرت آنی چاہئیے ' انہوں نے آدھا ملک تباہ کر دیا تھا اور یہ ہمارے ساتھ اس قسم کی بات کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Aitzaz Ahsan. Please hear him in silence and I also expect you too hear others in silence.

اعتزاز احسن صاحب۔

Ch. Aitzaz Ahsan: Mr. Chairman, there are two reasons why I will make this short statement in English.

The first is because the honourable Foreign Minsiter has himself chosen to speak and deliver his statement in English and second that I hope that his statement and mine are related to the world outside. I can express an apprehension that perhaps it might be only his statement but I think, this is the time when the government must rise above the politics of political polarization. This is not a time for acrimony, we certainly did feel and do feel that the opposition must be credited with a large heart for maintaining the quorum and for continuing the business of the House today. I saw myself the Minister of Parliamentary Affairs stopping members from coming into the House. I saw it myself. It was an issue, he cannot deny it. I can name the members also but this is not a time for acrimony. I will beg the Minsiter for Parliamentary Affairs, I will beg the Foreign Ministers, I will beg the other luminaries sitting in the front benches of the treasury that kindly understand, this is not a question of Pakistan Muslim League, Pakistan Peoples Party, ANP or MQM or any other parties, they are all distinguished parties from Balochistan, from Frontier, from Sindh, from Punjab, people sitting here, this is a common threat to us all and to our future generation. It is a threat to the security not only of Pakistan but we must understand, of South Asia as a whole. India has propelled South Asia into a total, perhaps irrepairable imbalance. It has knocked the very balance out of this region and we are quarrelling amongst ourselves and the Government is trying to defeat the quorum and blaming the Opposition responsible for the quorum. Yes, we are responsible for the quorum, we are proud that we kept the quorum to enable the Foreign Minister to make the statement, we are proud of that.

Sir, the blasts have shaken the very basis and fundamentals of peace in South Asia. They have viciated the objectives of non-proliferation and the

aspirations of the peoples of South Asia , not only of Pakistan but the peoples of Bangladesh, Sri Lanka, Nepal, Maldeves, Bhutan, and I fear also the people of India by this ill-advice, misguided mistake which will prove costly for India as well a mistake of the Indian Government. I think it is a colossal blunder of the Indian Government that it , in its megalomania of becoming a kind of a super power in the region , has chosen and selected this moment to cause these blasts. It is as much a threat, Mr. Chairman, you will recall, it is a continuation of what happened in 1974.

I wish your television were to record me further, there may be more positive things coming. I don't like telling this partisonship. They don't even consider Opposition's voice relevant. the world will consider my voice more relevant than yours. Let me tell you, they will not worry what the Foreign Minister has said in his smudgy statement. They will note what the Opposition Leader has said in a marvellous statement.

Mr. Chairman, in 1974, go back, take your minds back to that. In 1974, India made that explosion in the Rajistan desert and called it the smiling Buddha. And there was a man and there was a Government that decided , then , that the country will eat grass but will have a peaceful nuclear programme. We are committed to peace. We do not believe, Mr. Chairman, that either war or weapons are the answer to the problems of South Asia. We do not believe that war or weapons are the answser or solution to the poverty, sickness, disease, famine wont, illiteracy, slums of South Asia. We think that India has caused this entire region to reel into a new race for proliferation.

But yet, Mr. Chairman, we expect a wiser policy from our Government than has been reflected in the statement of the Foreign Minister. I do not say it

as an adversary, I do not say it as an opponent, I do not say it as a member of the Opposition, I say it as a Pakistani, I say it as a man whose children are going to live in this country. I say it as a man who himself finds his home and herth threaten by these blasts. Mr. Chairman, I say it as a man who wants now the Government of Pakistan, and I say it as I want the Indians to hear it that when I say the Government I mean it as my Government, not as my opponents Government, as my Government, they are my Government, they are our Government.

I want only to say Mr. Chairman, devise a policy now which will be an advancement of the security of Pakistan. This is the greatest threat since 1974, after that the peaceful non combative nuclear programme kept a balance and we have taken pride in that nuclear programme and the people who were the fathers of that nuclear programme and the person who was the father and who took the initiative of that programme. I don't say it has been said that we should make 30 blasts, I don't say it what I say is strength will lie in internal unity, that is what you need. I say it to our Government give up policies of discard, difference, division and dispute: I say to my Government adopt now a policy of consensus, you have to take the entire nation with you. This threat is neither unreal, nor it is a light small threat, this is a grave threat, nations have fought super power and they have fought because of their unity. Nations have had the greatest arsenals in the world and they have gone and they have been divided, they have dissipated, they have disappeared like the Soviet Union because of their disunity. You may not have a neuclear weapon, we have yet to ponder on it whether we should or we should not have because at heart Mr. Chairman we are non proliferationists, at heart we are a peaceful nation, at heart we don't want war, at

heart we don't want weapons but we are not those that will run away in the face of a challenge. We are not those who will abdicate in the face of a threat from India or anyone else. Take the nation into confidence, take the Opposition into confidence and I don't mean just call the Opposition for one briefing etc., come out with politics of consensus rather than division and dispute, come up and take the nation with you , you are not along the nation, you are one side of the coin, take both sides with you , today take those steps. Move forward, leave the pathololgical elements amongst you. There are pathological elements amongst you who go around and say we have to destroy the Opposition, we have to spear the Opposition the enemy with you , now you know where the enemy is, it is in this new nuclear programme in South Asia, you need unity with it , you need consensus with it , take those steps.

Mr. Chairman, I request the Government today and I make a pledge to this House and all the honourable members who are my colleagues whom I respect, you take a step in view of the threat towards consensus, towards taking everybody together, towards evolving policies based on the inputs of every person, even your opponents and I assure you in the interest of the solidarity, security, integrity and prosperity of this very great nation that my forefathers and yours fought for, in the interest of the integrity, security, well being, prosperity and progress of Pakistan. We will walk an extra mile with you if you go and move in that direction and let this message today go to India. Let this be known that on this issue we are one, That for it to be known, for it to be remembered, for it to be registered in their minds, for it to have a telling effect on the planning of those decision makers of the Indian Government, who have threaten us by these blasts, even the future of their own generation, the

generation of Indians, one billion Indians and their generation Mr. Chairman, I am alone saying this will matter not. My side is saying that we will walk an extra mile with you if you get rid of your pathological elements in your ranks. Your pathological elements, who think that only way Pakistan can survive is that the opposition is levelled.

گلیاں ہو جان سنیاں وچ مرزا یار پھرے

It will not happen. But we are prepared in view of this threat to walk with you and this message will get registered, imprinted upon the minds of the Indian Policy makers, Dr. Strange Loves, that must have planned these nuclear blasts in dark rooms in the Rajhistan desert or where ever they planned them in Banglore or more , I don't know where? Where ever they plan these, this message will go and pierce through their minds, it will not be a

تیر نیم کش

It will pierce through there only and only if you, in the face of this challenge, take the first step evolving a consensus. In taking the opposition alongwith you. Spread out your hands in a positive manner, spread out one hand and we will take those with both hands and we will move on for the sake of our children.

Mr. Chairman: Akram Zaki Sahib. Foreign Minister Sahib do you want to say any thing?

ایک منٹ جناب مولانا صاحب۔ جی۔

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman Sir, we are very grateful for the words.....

ایک رکن: جناب ابھی تو TV والے بھی آ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی آنے دو ۔ آپ کی باری پہ بھی آئے تھے ۔ یہ کیا بات ہوئی۔

چھوٹی بات نہیں کیا کرو کہ ٹی وی چلا گیا۔ یہاں ٹی وی کے لئے بیٹھے ہیں آپ لوگ۔ اتنی اچھی تقریر کی ہے اعتزاز احسن صاحب نے وہ ٹی وی کے لئے کی ہے؟

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, this shows that the House is one. The nation is one and the signal that is being sent to India will be loud and clear. The honourable Senators have said that my statement is little diluted but if they read it, read the meanings in it, I think the response has been given and future response will be there. We are mindful of the threat that has been posed to Pakistan. We are proud of the Pakistani Nation that on this issue Pakistan is one. There is no one voice against it and such threat will be matched by the determination of the Pakistani nation I am grateful to the Leader of the Opposition in the Senate for having expressed this and I am grateful also that they heard me with patience as the situation was such. We are monitoring the situation. We are keeping the Prime Minister informed. And as I requested you earlier that I would like to be excused because we are in a meeting to review this very situation for the reaction and responses that Pakistan has to give. Thank you very much Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Akram Zaki Sahib.

اس کے بعد مولانا صاحب آپ۔ اکرم ذکی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: جناب چیئرمین صاحب۔ جیوے جیوے پاکستان - جیوے جیوے پاکستان -

جناب چیئرمین: انشاء اللہ - جی اکرم ذکی صاحب۔

Mr. Muhammad Akram Zaki: Thank you Mr. Chairman, Today as the honourable Foreign Minister and the honourable Leader of the Opposition have already stated that a very serious and a very grave happening has occurred

in our region. India has been, for the last fifty years able to present to the world a face of being secular and peaceful. They have taken advantage of some of the actions and writings of Mahatama Gandhi and Jawahar Lal Nehru and world has somehow been taken in, that India is, perhaps, a non-violent and a peaceful country, whereas Pakistan, because of its historical developments, has been projected in an adverse light. Sir, Mahatama Gandhi and non-violence were killed on the 30th of January 1948. India, since the 30th of January, has not really been symbolized by Mahatama Gandhi by the bullet of Godsay and it is that spirit that has dominated the region during the last fifty years. I do not want to recount the long history of India and series of aggressions against the neighbouring states which is well known to everyone. All the neighbours of India, in one form or another, have been victims of Indian aggression.

The Indian leadership has displayed a megalomenia for becoming a great power, a regional power and now a global power. We shall talk of their ambitions of being a regional power, but according to the Indian calculous by their aggression in 1971 against Pakistan, they had achieved their ambition of becoming a regional power and then they made plans to dominate areas beyond and to become a world power. It is clear from the writings of their earlier thinkers like Panikar, even Jawahar Lal Nehru.

After the dismemberment of Pakistan in 1971, they took their next decision of quickly demonstrating their nuclear capabality for which they had started work even during the interim government of 1946. And 1974, to which the honourable Leader of the Oppostion has referred, was a turning point which created a new awareness in this region. Since 1974 Pakistan has consistently been raising the question of non-proliferation and making South Asia a Nuclear

Weapon Free Zone. Every year in the United Nations our support has been increasing but the primary opposition to non-proliferation and South Asia Nuclear Weapon Free Zone has been coming from India. Actually, today's event is not something that has come out of blue and as the Honourable Foreign Minsiter said, we were expecting it. India had a determined, well worked out logical policy of developing nuclear capability, thermo-nuclear capability and a delivery system. They have systematically been establishing their facilities without accepting international safeguards. Its a very interesting study that one great power which has many laws under which it imposes sanctions on other countries. These laws have been violated by India consistently, but never has anyone of those laws been applied to India.

Sir, on the nuclear non-proliferation issue we all are familiar with the Pressler Amendment. which we say was Pakistan specific and therefore was not applied to India but actually the first law that the United States made on this question was the Simington Amendment under which any country pursuing a nuclear programme is subject to sanctions. India was clearly in violatioin of that laws but the sanctions were never applied. There is a Glyan Amendment under which any country making Plotonium and reprocessing it is subject to sanctions. India established its reprocessing facilities but sanctions were never applied. There is a Solars Amendment under which any country stealing nuclear information and bringing it clandestinely is subject to sanctions. These sanctions were never applied on India. And ironically all these three were at various times used against Pakistan. And then, in the end, we came under the mischief of the Pressler Amendment.

Sir, there are people in the United States and some of them very

important ones like the former Secretary of Defence Mr. Mcanamara, who since 91 has been advocating that in the post Soviet Global structure India should have a special place and it should be encouraged to have that special place. And in that framework he has been advocating that India's nuclear programme should be seen in the context of China's nuclear programme and that India cannot afford to ignore and not have what China has. Now the honourable Leader of the Opposition has very rightly stated that this is a challenge against the concept of non-proliferation and this has been nocked out the NPT. The NPT has recognized five nuclear powers and those five nuclear powers have a special responsibility not to transfer non-peaceful nuclear technology to any other country and the responsibility of the non-nuclear powers is not to acquire nuclear technology for war purposes. One of the obligations on the five nuclear powers is to prevent the sixth power from getting this capability and to reward those who do not acquire nuclear weapons by assisting their peaceful nuclear programme. The major powers have neither fulfilled their obligations to prevent proliferation nor fulfilled their obligation to give encouragement to peaceful uses of nuclear technology, even by those countries who have signed NPT. They have another obligation that gradually they will reduce their own arsenal. But here I say that some important people have been advocating India's acquiring nuclear capability, acquiring delivery system by raising the bogey of China.

A few days ago the Defence Minister of India made a statement that China was a great threat. Perhaps this was a prelude to making these nuclear tests and one of those tests is a Thermo Nuclear Test. They had acquired the nuclear capability and demonstrated it in 1974. Now 24 years later what they have demonstrated is their thermo nuclear capability. The basic question is that they

are seeking a global status and a seat in the Security Council and to be admitted by the big five into the group of Big Six. And it is for this reason that they are developing a blue water navy with nuclear capability. It is really a very strange thing that at a time, since the collapse of the Soviet Union, when virtually every major military power is cutting down expenditure on defence, (China has reduced its troops by nearly 25 percent since then) India is the only country that is constantly augmenting its nuclear and its military capability in almost every field. Some of our friends and intellectuals come and advise Pakistan to cut down defence expenditure and to concentrate more on the social sector. Social sector is important. We must give better education, better quality of life, better medical facility to our people. But without survival there is no social progress possible. Our current defence expenditure is a very small portion of India's defence budget. Infact, India's defence budget is larger than our total national budget. It is very strange thing that they are making nineteen percent increase in their defence budget. Perhaps next year the annual increase in India's defence budget would be greater than Pakistan's total defence budget.

Under those circumstances how can any rational individual advise Pakistan to cut down its defence budget while our defence budget is only 134 billion rupees, our debt servicing is 242 billion rupees. And those who claim to be our well wishers, those who want us to spend on the social sector, they don't talk of some relief on debt servicing, some re-scheduling of our debts. They only say; cut down your defence, so that Pakistan, which is still the only credible country, which stands in the way of India's ambition to steamroll the whole region including the gulf become weak. They want to reduce Pakistan, to a status similar to the other neighbours of India. Yet we consider them as our

friends. Sir, I am very glad that the statement issued by the Foreign Minister towards its end reiterates the determination of the Prime Minister that nation will make an adequate response to make the defence and security of Pakaistan impregnable. I think, this is a historic moment when the nation, as the honourable Leader of the Opposition has said, should do some soul searching. The first thing that we must achieve is national unity and national consensus. When the survival is at stake, when the challenge is overwhelming, we cannot afford bickering and fighting among ourselves. We should rise above smaller issues and look at our security situation and make an adequate response to the challenge that we are facing. I do not expect a very strong reaction from the great advocates of nonproliferation to this phenomenon that has taken place. It is a very strange world in which those who cross the threshold are accorded recognition and are welcomed into the exclusive club. And those who are reluctant and hesitate, they are trampled upon and asked to stay out.

Sir, I hope that our leadership and all the departments concerned will undertake a very serious review of the situation, consult our friends and take bold decisions. Decisions which would ensure our deterrance capability against potential Indian aggression. We a peaceful nation. We have been seeking peace. We have made 14 different proposals to India on the nuclear issue, I don't want to go into those which India has rejected. But now, we have to make sure that our nuclear policy, which is essentially, a deterrent policy of preventing war and not for fighting war is on the right track. We don't want war. We should hower, acquire sufficient capability to ensure our security and to maintain a credible deterrance so that we are not pushed around by friends and foes alike and told to sign on the dotted line. We want to negotiate peace with India. We

want to settle the Kashmir dispute on the basis of justice, on the basis of the principles of U.N. resolutions, but we cannot negotiate if we demonstrate either the lack of will or the lack of capability. It is only by maintaining the deterrent capability that we will be able to enter into respectable negotiations.

We seek no confrontation, neither with India nor with any other country but we cannot and will not follow a policy of capitulation. We cannot accept dictates. India has broken the rules. It has destroyed the nonproliferation regime. Now is the time for us to rise and demand that those who have been invoking the various amendments and laws against us, show their sincerity. Are they prepared to take sanctions against India, or are they preparing to take India in the embrace and say welcome to the club.

This is a very important question and we must talk to our neighbours also for strengthening the structure of our security. Pakistan's relations with China, which are strong enough, have to be further consolidated. Our relations with Iran are also vital to our security and with the help of Iran and neighbours of Afghanistan, we must encourage earliest establishment of peace in Afghanistan. This alone, can ensure us access to the new opportunities in Central Asia. And if we speak collectively, acquire support from muslim countries in the region, then that will also be a factor of deterrance against aggression.

I think, we should also pursue our objective of non-proliferation. But let me recall a historical fact that when only one side, one country had the atom bomb, it could not resist the temptation to use it. It was used twice because only one country had it. When the other side acquired it, since then there has been peace and balance. India committed aggression against Pakistan three times,

India dismembered Pakistan in 1971. Since then it is because of Pakistan's nuclear capability and ambiguity that India has not committed open aggression against Pakistan. Therefore, psychologically it is very important that we maintain control over our nerves, we don't get rattled by what India has done because we have, by the grace of God, the capability to deter aggression and we must strengthen that capability and I think the honourable Leader of the Opposition deserves my compliments for saying that the opposition and the government on this issue of national security should join hands and face the common enemy. I thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Maulana Fazal Muhammad Sahib.

جی اعتزاز احسن صاحب آپ کیا فرمانا چاہ رہے ہیں -

چوہدری اعتزاز احسن- جناب چیئرمین! یہ بہت اہم ایشو ہے اس لئے اگر یہ اجازت دے دیں میرا مطلب ہے پارلیمانی امور کے وزیر صاحب تو کل بھی ہم یہی debate جاری رکھیں- اسی ایشو پر کل اخباروں میں بھی آئے گا- لوگ بھی چاہیں گے کہ اب سینٹ میں ہم بیٹھ کر اور باتیں نہ کریں ایک کم از کم کل کا دن اور بہت سارے دوست اور ساتھی انڈیا کے اس threat پر بات کرنا چاہ رہے ہیں اگر یہ طے کر لیں -

جناب چیئرمین- کیوں جی منسٹر صاحب ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو- جناب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے یہ اہم مسئلہ ہے - جناب والا! کل کے تو صدر کے خطاب پر بحث ہونی ہے مگر رولز کو suspend کر کے یہی بحث کل بھی جاری رکھی جا سکتی ہے -

چوہدری اعتزاز احسن- شکریہ وٹو صاحب - حالانکہ صدر کے خطاب پر بحث کے دوران بھی ہم اس پر بات کر سکتے ہیں لیکن جناب اگر اس پر focus ہو گا تو لوگ سمجھیں گے کہ ہم سنجیدہ ہیں -

جناب چیئرمین- اچھی تجویز ہے ، دوسرے دن ویسے بھی ہم تھوڑے ٹھنڈے ہو

جاتے ہیں۔ پہلے دن زیادہ گرم ہوتے ہیں ۔ جی نسرین جلیل صاحبہ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں ۔

Mrs. Nasreen Jalil: Sir, since this matter is related with the defence of the country therefore we should pass a unanimous resolution from the Senate about this, so that the message goes abroad that we are together where the defence of the country is concerned.

Mr. Chairman: We will look into this.

اس پر بھی غور کرلیں بڑی اچھی تجویز ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ یہ response فارن آفس کے مشورے سے ہونا چاہیئے کہ ہم ایسا کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ ایسا نہ ہو کہ ہم کچھ کہہ رہے ہوں اور وہ کچھ اور کہہ رہے ہوں محترمہ کی تجویز بڑی اچھی ہے پر یہ ہے کہ پہلے ان سے پوچھ لیں پھر شاید we will go along ہماری بھی input ہو۔ فارن آفس اس میں کچھ improvement یا changes بھی چاہتے ہوں گے تو پہلے یہ فارن آفس یا فارن منسٹر صاحب کوئی ڈرافٹ لے کر آئیں پھر دیکھ لیں گے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب چیئرمین! میں نے فارن منسٹر صاحب سے بات کی تھی جب وہ جانے لگے کہ اس پر کل بھی بحث جاری رہے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ بجائے کل صبح کے اگر پچھلا پہر رکھ لیا جائے ان کی یہ request تھی کہ اگر کل پچھلے پہر تک رکھ لیا جائے تو یہ زیادہ مناسب ہو گا۔ اگر کل چار بجے رکھ لیا جائے تو کل صبح ان سے مزید مشورہ کرنے کا بھی موقع مل جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی اعتزاز احسن صاحب آپ کیا کہتے ہیں ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ ٹھیک ہے جناب اگر فارن منسٹر صاحب نے کل شام کے لئے کہا ہے تو بہتر ہے شام کے لئے رکھ لیں کیونکہ I have taken the consensus generally of my members also, sir کل شام کے لئے رکھ لیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ نہیں ٹھیک ہے وہ اگر چار بجے رکھ لیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ پھر ریزولیوشن کا بھی دیکھ لیں گے اور باقی چیزیں بھی دیکھ لیں گے۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, we would not raise this issue today but since the House will be meeting in the evening tomorrow, there is the notice which has been circulated with reference to the Special Committee that has been constituted and that the meeting of the Special Committee has been fixed for 10.30 in the morning. Now, sir, there is one basic point involved in this question and that is the question of the appointment of the Chairman of Committee. The Chairman of the Committee, who has been nominated by perhaps you or by the Secretariat.

Mr. Chairman: Convenor not the Chairman and convenor is only for the first meeing. I have nominated a Convenor for the first meeting only with the direction that thereafter the Committee will decide what to do.

Mian Raza Rabbani: Right sir. He is not the Chairman, he is just for that meeting.

Mr. Chairman: He is appointed Convenor for the first meeting and I have observed that the Committee will then decide how to proceed further.

جی مولانا صاحب۔ یہ میرے اس آرڈر میں ہی شامل ہے جو میں نے پہلے کردیا تھا۔ مولانا صاحب کی بات سن لیں پھر کل پر ملتوی کردیں گے۔ جی مولانا صاحب۔

حافظ فضل محمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (قرآن کی آیت پڑھی گئی)۔

جناب عالی! یہ حقیقت ہے کہ یہ جو آج ایک نیا تازہ واقعہ دنیا میں ' ہندوستان کی سرزمین پر رونما ہوا' یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے' یہ کوئی حیرانگی کی بات نہیں ہے اور نہ ہی کوئی پریشانی کی بات ہے۔ ہندو دراصل یہودیت کی ایک شاخ ہے اور یہود اور ہنود' انسانیت کی پوری تاریخ میں ہمیشہ انسانی معاشرے کے لئے ناسور رہا ہے۔ ان کی فطرت میں' ان کے رگ و ریشوں میں' ان کے خمیر میں ہمیشہ ہمیشہ فساد ہے۔ ہمیشہ تخریب' فساد اور بدامنی دنیا میں کرنا یہ یہودیت اور ہنودیت یعنی یہود اور ہنود ہم ہنود جو ہندو سے تعبیر کرتے ہیں' یہ ان کی ایک فطرت

ہے۔

جناب عالی! ہمارے ساتھیوں نے اگرچہ بہت سی پریشانیوں کا اظہار کیا۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ پریشانیوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ہم متحد رہے، ہم مومن رہے تو یہ اللہ کا وعدہ ہے ہمارے ساتھ کہ تم ہی دنیا پر بالادست ہوگے اور ہوں گے اور ہوتے رہیں گے اگر تم واقعتاً مومن ہو اور اگر واقعتاً تم مسلمان ہو۔ آج بھی صرف ایٹمی طاقت سے، میزائلوں کی طاقت سے، اسلحہ کی طاقت سے دنیا کی کوئی بھی طاقت دنیا پر حکمرانی نہیں کرسکتی۔ روس اس کی زندہ مثال ہے کہ ان کے پاس ہزارہا ایٹم بم ہیں، ان کے پاس ہزارہا میزائل ہیں، ان کے پاس انبار ہیں اسلحہ کے، لیکن اس کے باوجود ان کا حشر پوری دنیا نے دیکھ لیا۔ آج بھی ہمیں ہندوؤں سے کوئی خطرہ نہیں، ہمارے پاس بھی ایٹم بم ہے، ہمارے پاس ایمانی قوت ہے، ہمارے پاس فوج ہے اور سب سے بالاتر اور سب سے اعلیٰ پاکستان کی مسلمان قوم ہے۔ یہ انشاء اللہ العزیز ناقابل تسخیر قوم ہے، ناقابل شکست قوم ہے۔ یہ کبھی بھی دنیا سے نہیں مٹے گی انشاء اللہ العزیز،

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

انشاء اللہ اگر ہم خدا کے دین کو، قرآن کو، اسلامی روایات کو اور اسلامی احکام کو اپنائیں گے تو ہمارے پاس فوج بھی ہے، ایٹم بم بھی ہے، ہمیں دھماکہ کرنا چاہیئے۔ دنیا پر یہ واضح کرنا چاہیئے کہ جو تمھارے پاس ہے آج ہمارے پاس بھی ہے۔

ہندوستان امریکہ کا بغل بچہ ہے، یہ ان کی ناجائز اولاد ہے جنہیں وہ ہمارے خلاف پچاس سال سے پالتے رہے ہیں، ہمارے خلاف ان کو سپورٹ کرتے رہے لیکن بظاہر ہم سے مراسم بنانے کا ڈھونگ رچاتے تھے۔ ہندوستان وہ واحد ملک ہے جو بیک وقت رشیا کو بھی کھاتا تھا اور امریکہ کو بھی کھاتا تھا اور ان کے درمیان جو قدر مشترک ہے وہ کفر ہے اور ہمارے نظریے سے ان کو چڑ ہے۔ اسلام کا نام جب تک ہم نہیں چھوڑیں گے نہ یہود ہمارا دوست ہو گا، نہ عیسائیت ہماری دوست ہو گی، نہ رشیا ہمارا دوست تھا اور نہ ہندو ہمارے دوست بنیں گے، جب تک ہم مسلمان رہیں گے اور انشاء اللہ ہیں اور رہیں گے۔ ہماری نسل در نسل انشاء اللہ اسلام اور پاکستان کا دفاع کرے گی اور یہ کوئی خطرے کی یا پریشانی کی بات نہیں ہے۔ ہمیں دو کام کرنے پڑیں گے ایک باہمی جھگڑے جو چھوٹے چھوٹے ذاتی قسم کے ہوتے ہیں انہیں ختم کرنا ہوگا تاکہ پاکستان کے دفاع کے لئے ہم ایک ہو جائیں۔

آج ہم ان کو برملا کہتے ہیں کہ تم نے تین دھماکے کئے ہیں اگر تم لاکھ دھماکے بھی کر لو تو تم پاکستان کو ہضم نہیں کر سکتے بلکہ پاکستان ان کے لئے زہر قاتل بن جائے گا۔ اگر انہوں نے پاکستان پر حملہ کیا تو یہ ان کے لئے دردشکم بن کر انہیں پاش پاش کر دے گا۔ اگر وہ ہمیں نگل بھی جائیں تو پھر بھی ہم ان کے پیٹوں کو پاش پاش کر دیں گے۔ افغانستان میں روس نے یہی غلطی کی کہ اس نے نہتے افغانستان پر حملہ کر دیا اور انہیں ہضم کرنے کی کوشش کی تو پھر روس کا حشر سب نے دیکھ لیا۔ اسی طرح اگر ہندوستان ہمیں ڈرانا چاہتا ہے اور اس کے پس پشت امریکہ جو ہمارا بدترین دشمن ہے وہ ایسا کرانا چاہتا ہے تو یہ اس کی بھول ہے۔

جناب والا! اب وہ کشمیر کے مسئلے کے متعلق جو ڈھونگ رچا رہے ہیں' اس ضمن میں امریکہ کے دو لیڈر آ چکے ہیں اور اب تیسرے نمبر پر جو کلنٹن بدمعاش اور عالمی سیاہ کار آ رہا ہے' وہ کشمیر کے مسئلے کو اپنی مرضی اور اپنی سوچ ' اپنے منصوبے اور اپنی فکر کے مطابق حل کرانا چاہتا ہے ۔ وہ اس کا حل کشمیریوں کے یا پاکستان کے حق میں نہیں کرانا چاہتے بلکہ وہ اپنے فارمولے کے تحت اس کا حل چاہتے ہیں۔ اصل میں ان کا مقصد یہ ہے کہ اس کے بعد وہ پاکستان پر ' یہاں کے حکمرانوں پر' پالیسی ساز اداروں پر دباؤ ڈالیں گے کہ اب تمہیں اتنی بڑی فوج کی کیا ضرورت ہے۔ اب تو کشمیر کا مسئلہ حل ہو گیا ہے ' وہ یہ جواز ہمارے ہاتھ سے پیدا کرنا چاہتے ہیں' پھر وہ ہمیں ایٹمی صلاحیت کی اجازت دینا نہیں چاہتے ہیں ۔

اس کے برعکس ہندوستان نے بڑی چالاکی سے فوراً مسئلے کا رخ دوسری طرف موڑ دیا اور اپنے پاس یہ جواز رکھنے کے لئے اپنی توپوں کا رخ چین کی طرف کر لیا ۔ خارجہ منسٹر کے جو بیانات آ رہے ہیں ان کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہمیں پاکستان سے نہیں بلکہ چین سے سب سے بڑا خطرہ ہے ۔ پہلے سے ہی وہ تمہید باندھ رہے ہیں ۔ پہلے سے تیاری اور منصوبہ بندی کر رہے ہیں کہ اگر کشمیر کا مسئلہ حل بھی ہو جائے تو یہ جواز ہمارے ہاتھ میں باقی رہے گا کہ چونکہ ہمیں سب سے بڑا خطرہ چین سے ہے لہذا ہمیں اپنی بڑی فوج کی ضرورت ہے ، ہمیں اسلحے کی ضرورت ہے ' ایٹم بم کی ضرورت ہے' میزائل کی ضرورت ہے ۔ اپنے پاس اس جواز کو باقی رکھنے کے لئے اپنی دشمنی کے رخ کو چین کی طرف موڑ دیا ہے ورنہ پوری دنیا جانتی ہے کہ اب بھی ان کی آنکھوں میں پاکستان کھٹکتا ہے ۔ یہی ان کا نمبر ایک دشمن ہے اور ابھی تک ان کے پیٹ میں یہی مروڑ ہے ' یہی درد ہے۔ وہ تو اس سوچ میں تھے کہ یہ پاکستان ایک دو سال تک چلے گا پھر

یہ خود بخود تحلیل ہو جائے گا۔ یہ خود بخود منتشر ہو جائے گا، ختم ہو جائے گا لیکن اب ان کو یہ درد ہے کہ پچاس سال تو پورے ہو گئے۔ اب ان کو یہ بھی اطلاع ہے اور ضرور اطلاع ہو گی کہ پاکستان کے پاس بھی ایٹمی صلاحیت ہے بلکہ ایٹم بم ہے ۔ اسی لئے اب غوری میزائل کے جواب کے طور پر انہوں نے یہ دھماکے کرا دیئے ۔ مجھے تو یہ افسوس ہے کہ ہمارے ایوان نے بھی غوری میزائل پر ایک قرارداد خراج تحسین کی بھی پیش نہیں کی۔ آج میں اس تقریر کے حوالے سے اپنے سیاستدانوں اور تمام ٹیم کو خصوصاً قدیر خان کو اور پورے پاکستان کے غریب عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جن کے خون پسینے سے یہ سرمایہ اکٹھا کر کے انہوں نے اس ایٹمی پروگرام کو یہاں تک پہنچایا اور میزائل بنا دیئے۔ ہم اپنی طرف سے انکو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب عالی! جذبات میں آئے بغیر انتہائی سنجیدگی سے میں اس کے لئے تیار ہوں کہ اگر واقعتاً باتوں سے مسئلہ حل نہیں ہو جاتا ' یہ بھی اللہ کا حکم ہے کہ تم اپنی قوت کو جتنا تمہارا بس چلے اس حد تک مضبوط کرو۔ اور دلیل علت بھی اللہ نے بتائی کہ وجہ یہ ہے کہ اپنے دشمن اور اللہ کے دشمن کو ڈراؤ ۔ اپنے دشمنوں کو بھی اپنی مادی صلاحیت ' مادی قوت ' مادی اسلحہ اور سازوسامان سے ڈراؤ اور اللہ کے دشمنوں کو بھی ' اور اس وقت بھی اللہ نے فرمایا کہ بعد میں آنے والے حالات ایسے ہونگے جو تمہیں پتہ نہیں مجھے پتہ ہے ۔ اس وقت اللہ نے اس طرف اشارہ کر دیا کہ آخری حالات کسی اور نوعیت کے ہونگے۔ وہ کسی اور شکل میں ہوں گے ۔ دنیا کے مقابلے میں کسی اور شکل میں ہوں گے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ قران نے اس وقت بھی ایٹم بم بنانے کا حکم دیا ہے۔ میزائل بنانے کا حکم دیا ہے ۔ وقت اور حالات کی رفتار کے ساتھ ساتھ ان حالات کی مناسبت سے اسلحہ سازی اللہ کا حکم ہے۔ اس حوالے سے میں اپنے تمام سیاستدانوں کو ' پوری ٹیم کو اور پاکستانی عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اللہ کے اس حکم کو زندہ رکھا ۔ آج ہندوؤں کو انشاء اللہ یہ جرات نہیں ہو گی کہ پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھیں۔ اور آج ہم نے یہ سوچنا ہے۔ آج الحمدللہ مجھے چند دن سے کچھ آثار نظر آ رہے ہیں ' کچھ بلوغت کے آثار نظر آ رہے ہیں کہ ہمارا پاکستان بھی الحمدللہ کچھ بلوغت کے قریب ہو گیا ہے۔ ہمارے وزیر خارجہ اور ہماری گورنمنٹ کی طرف سے بھی اس قسم کے بیانات آ رہے ہیں کہ امریکہ ہمارے خلاف ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار اس طرح ہو رہا ہے۔ اب ان کو پتہ چلا کہ امریکہ غدار ہے اور بے وفا ہے اور امریکہ نے ہمارے ساتھ یہ کیا وہ کیا۔ میں تو کہتا ہوں کہ پھر بھی شکر ہے اللہ کا کہ پچاس سال کے بعد بھی ہمارے اندر کچھ بلوغت کے آثار تو نظر آئے۔ ہم پچاس سال پہلے بھی کہتے تھے ، پاکستان بننے سے پہلے بھی ، اس کے بعد بھی ہم یہ کہتے تھے کہ یہ عالمی شیطان ہے۔ جناب عالی ! اسی حوالے سے یہ چند دن سے ، دو چار دن سے عیسائیت کے حوالے سے ایک نیا فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے حوالے سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش ہو رہی ہے ، عالمی سطح پر ایک انتہائی گھناؤنی سازش ہو رہی ہے اور یہ new world order کا پانچواں نقطہ ہے جو امریکہ نے پوری دنیا کے لئے نئے عالمی نظام میں تشکیل دیا۔ اس میں ایک نقطہ یہی تھا کہ اسلام کو دنیا میں بدنام کیا جائے اور اسلام کو ایک وحشی اور انتہائی غیر مہذب دین کی شکل میں ، ایک انتہائی تنگ نظر مذہب کی صورت میں دنیا میں متعارف کرایا جائے۔ یہی کچھ ہو رہا ہے، انہوں نے اپنے بندے خود قتل کر دیئے اور پھر یہ ڈھونگ رچایا ۔ اب ہم سے ڈھٹائی کرتے ہیں۔ ہمیں حکم دیتے ہیں۔ یہ کون ہے کلنٹن ، میں اس کو بتانا چاہتا ہوں کہ تم کون ہو ہمیں حکم دینے والے کہ ناموس رسالت کا جو قانون ہے اس کو ختم کر دو۔ میں تو کہتا ہوں کہ پاکستان کو چھوڑو، پوری دنیا میں مسلم امہ ایک ارب پچیس کروڑ مسلمان اس کے لئے قربان ہیں، اس پہ ذبح ہو جائیں گے۔ وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتا ، واللہ مسلمان نہیں ہو سکتا جس کے دل میں پیغمبر، ہر پیغمبر خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احترام نہ ہو اور اس کی توہین پہ دکھ نہ جائے۔ وہ مسلمان ہو نہیں سکتا۔ یہ کون ہے؟ کلنٹن اور ہیلری دونوں خود کشی کر لیں پھر بھی یہاں پاکستان کی سر زمین کے کسی حکمران کو یہ جرات نہیں ہو سکتی کہ وہ اس قانون میں تبدیلی لائے ۔ یہ کسی میں جرات نہیں ہے ، یہ کسی کو حق نہیں ، یہ کسی طرح کا جواز نہیں ہے کہ اس قانون میں تبدیلی لائے ۔ یہاں کے جتنے مسلمان ہیں اس قانون کے لئے قربان ہو جائیں گے ۔ البتہ وہ ہمیشہ اپنے جاسوس چھوڑیں گے، اپنے ایجنٹ ، اپنے پروردہ ، اپنے غلام ، اسلام کی شکل میں ، نام نہاد دانشور کی شکل میں ہمارے اندر چھوڑیں گے۔

یہ بی بی سی ، شیاطین کا اڈہ ہے۔ یہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا عجیب دانائی اور technique سے کرتے ہیں، کمال کرتے ہیں۔ یہ اپنے غیر جانبدارانہ لباس میں اسلام کے خلاف زہر پھیلا رہے ہیں ، اسلام کے خلاف پروپیگنڈا عالمی سطح پہ کر رہے ہیں ۔ یہ شیاطین کا ٹولہ ہے اور

نہاد ایک مرتد کو ، ایک زندیق کو اٹھا کر وہاں لے آتے ہیں ، ان سے انٹرویو کرتے ہیں ۔
گول مول کر کے مرضی کے مطابق اسلام کو تراش خراش کر پیش کرتے ہیں ۔ اسلام
نہ وہ نمائندے ہیں ، نہ وہ اسلام کو سمجھتے ہیں، نہ اسلام پہ انہوں نے اپنی زندگی کھپائی ہے۔
م وہی سمجھتے ہیں جنہوں نے ساری زندگی اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے اور وہ اسلام کو
ے ہیں۔

جناب عالی! ہمیں کوئی ڈر نہیں ہے۔ ہندو ایک لاکھ، دو لاکھ، تین لاکھ دھماکے کرے۔ انشاء اللہ
کچھ نہیں بگاڑ سکتے لیکن البتہ ہم اگر خدا کے کچھ قریب ہو جائیں، آپس میں اتحاد کرلیں اور اپنے وسائل
فضولیات، خرافات پر ضائع نہ کریں۔ یہ انتہائی بے جا اخراجات جو ہمارے ہو رہے ہیں، ہمارے وزیر
کے ایک دن کے اخراجات، صدر صاحب کے ایک دن کے اخراجات، ان کو اگر ہم بچائیں، ہمارے
میں افسروں پہ جو اخرجات ہوتے ہیں ، ان کو ہم بچائیں تو ہم لاکھ نہیں دس لاکھ ایٹم بم بنا سکتے
اور اس کے لئے ہم تیار ہیں بلکہ ہم سب اپنی تنخواہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ یقیناً یہ ہم تمام
تانیوں کا مسئلہ ہے۔ یہ مسلم لیگ کا مسئلہ نہیں ہے، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے اور ہمارے مستقبل کا مسئلہ
ہماری بقا کا مسئلہ ہے، ہمارے تشخص کا مسئلہ ہے۔ انڈیا اس خوش فہمی میں نہ رہے کہ وہ دھماکے
کے ہم کو دبالیں گے۔ مومن کب دبتا ہے۔ اگر وہ ہمیں دبانے کی کوشش کریں گے تو انشاء اللہ دہلی
ہمارا ہو گا۔ یہ تاریخ بتاتی ہے کہ ایک شمال کی ریلی انشاء اللہ پھر اس طرف جائیگی۔ آگرہ بھی ہمارا اور
بھی ہمارا، امرتسر بھی ہمارا ہوگا۔ ہم انشاء اللہ ایک دفعہ پھر اسلام کا جھنڈا لہرائیں گے۔ وہ یہ نہ سوچیں کہ
دھماکوں سے ڈر جائیں گے۔ یہ شیطان ہے کہ اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے اور یہ شیطانی لوگ ہیں کہ اس
کے معاملات سے ڈرتے ہیں، مومن قطعاً ڈرتا نہیں ہے۔ اس قسم کے پروپیگنڈے کا جواب یہ ہے کہ
اللہ نعم الوکیل۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔ OK جی۔

The House is adjourned to meet again tomorrow at 5.00 p.m.

[The House then adjourned to meet at five of the clock in the afternoon, on Tuesday, the 12th May, 1998].